

- ۱۔ ان عمرو ارا دان یقید رجلا مسلما برجل من اهل الذمۃ فی جواحه فقال لہ زید ابن ثابت اتقید عبدک من اخیاک؟ فجعل عمرو دیتہ رمصف عبد الرزاق مینہا
- ۲۔ عن ابن عمرو ان رجلا مسلما قتل رجلا من اهل الذمۃ عمدا و ذفع الی عثمان فلم یقتل و غلط علیہ الدیۃ مثل دیتہ المثل (بیہقی ص ۳۳)
- ۳۔ حدثنا ابن شہاب قال کان عثمان و معاویۃ لا یقیدوا مشرک من المسلم (ایضاً ص ۳۳ ج ۸)
- امام بیہقیؒ آخری آثار کے متعلق فرماتے ہیں: "الاول موصول و هذا منقطع"
- ۴۔ امام زہریؒ ہی کے واسطہ سے حضرت عثمانؓ سے یہ منقول ہے کہ ابن شاس ہذا می تے شام میں ایک آدمی (ذمی) کو قتل کر دیا تو حضرت عثمانؓ نے اس کو قصاصاً قتل کرفنے کا حکم دیا۔ لیکن حضرت ابن زبیرؓ اور دیگر صحابہ کرام کے کہنے پر انھوں نے اسے قتل کرنے کے بجائے ایک ہزار دینار دیت لے لی۔ اس واقعہ کے بعد امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ: قلت هذا من حدیث من یجہل فان کان غیر ثابت فذبح الاحتیاج بہ وان کان ثابتا فقد زعمت انه ارا دقتله فمنعہ اناس من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوجع لهم فہذا عثمان رضی اللہ عنہ و اناس من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجمعون ان لا یقتل مسلم بکافر فکیف خالفتم (بیہقی ص ۳۳)
- یاد رہے امام شافعیؒ کا قول من یجہل دراصل تعریف انقطاع میں توسع کا نتیجہ ہے کہ امام شافعیؒ نے اس انقطاع پر جہالت کا اطلاق توسعاً کیا ہے ورنہ دراصل اس میں کوئی راوی مجہول ہے اور عدلت صرف انقطاع میں کی ہے چنانچہ علامہ ترکمانیؒ فرماتے ہیں۔
- فلا ادری من السنۃ یجہل من هؤلاء و کان الوجه ان یردہ الشافعی بالانقطاع بین المذہبی و عثمان - (ایضاً)

ان آثار صحابہ کے علاوہ تابعین میں سے زہریؒ، عکرمہؒ اور عطار کا بھی یہی مسلک ہے اور ان سے اس مسئلہ پر متعدد فتاویٰ بھی منقول ہیں جیسا کہ مصنف عبد الرزاق وغیرہ سے معلوم ہوتا ہے۔ علامہ ابن تدارؒ فرماتے ہیں کہ:-

اکثر اہل العلم لا یجبرون علی مسلم قصاصاً بقتل کافر کان روی ذلک عن عمرو عثمان و علی و زید بن ثابت و معاویۃ و بہ قال عمرو بن عبد العزیز و عطلو الحسن و عکرمہ و ان زہری و ابن شبرمۃ و مالک و الثوری و الاوزاعی و الشافعی و اسحاق و ابو عبیدۃ

والیثور وابن المنذر (المعنی ج ۳)

ولائک فریق ثانی۔ احناف نے بھی اپنے مدعی کی تائید میں چند آیات سے احتجاج کیا ہے
شلاً علامہ کا سنی حنفی فرماتے ہیں کہ:

”ولنا عمومات القصاص من نحو قوله تبارک وتعالیٰ کُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلِ“ وقوله
سبحانه وتعالیٰ وَكُتِبْنَا عَلَيْهِمُ أَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ (بدائع ص ۲۲۵)

یعنی القصاص فی القتل اور النفس بالنفس کی عمومیت کا یہ تقاضا ہے کہ ذمی کے
بدلے مسلمان کو قتل کیا جائے۔

حالانکہ اس تسمیم کی تخصیص ان احادیث صحیحہ سے ہوتی ہے جو اس سلسلہ میں مروی ہیں اور
اسی طرف اشارہ کرتے ہوئے علامہ شوکانی لکھتے ہیں کہ:

ومن جملة ما احتج به القائلون بان يقتل المسلم بالذمی عمومة قوله تعالیٰ النفس
بالنفس ویجاب بانہ مخصص باحدیث الباب (رنید الاوطار ص ۱۱)

اور یہی بات مسک پر بالتفصیل روشنی ڈالنے کے بعد علامہ قرطبی نے فرمائی ہے۔ ان
کے الفاظ ہیں کہ:

قلت فلا یصح فی الباب الاحدیث البغاری وهو یخصص عموم قوله تعالیٰ کتب علیکم
القصاص فی القتل الاية وعموم قوله النفس بالنفس (تفسیر قرطبی ص ۲۲۴)

حافظ ابن حزم و دوسری آیت کے متعلق فرماتے ہیں کہ یہ تورات کا حکم ہے جس کے ہم مکلف
نہیں اور اگر ہم مکلف ہیں تو یہ مسلمانوں کے ساتھ ہی خاص ہے اور انھوں نے آیت کے سیاق
و سباق سے استدلال کرتے ہوئے کہا ہے کہ کافر کے لیے صدقہ کفارہ نہیں ہو سکتا جس سے معلوم
ہو کہ یہ حکم مومنین کے ساتھ ہی خاص ہے۔ ان کے الفاظ ہیں۔

اما قوله الله عز وجل وَكُتِبْنَا عَلَيْهِمُ فِيهَا ان النفس بالنفس فان هذا مما
كتب الله عز وجل في التوراة ولا تلزمنا شرائع من قبل نبينا عليه الصلاة والسلام ثم
روى انما ملزمون ذلك لكاتب في هذه الآية كالقول في الآيات الأخروا متى ذكرنا ما بعد
ومن الأخيارات الثابتة التي اوردنا وفيها ان النفس بالنفس وايضا ففي آخر هذه الآية بيان
انها في المومنين بالمومنين خاصة لا في الكفار عز وجل في آخرها فمن تصدق به فهو كفارة
له ولا خلاف بيننا وبينهم في ان صدقة الكافر على الكافر الذمی المقتول عمدا لا تكون

حدیث البیہمانی علی تقدیر شہوتہ منسوخ بقولہ علیہ السلام فی زمن الفتح لا یقتل

مسلم بکافر (تصنیب الراۃ ص ۳۲۲)

اور یہی وہ روایت ہے جس کی طرف قاضی صاحب نے ابن سلما اور ابن المنکدر کے نام سے اشارہ کیا ہے اور اس کی جہج اسناد ضعیف رواۃ پر مبنی ہیں۔ امام دارقطنی اس حدیث کے متعلق فرماتے ہیں۔

‘هذا هو الاصل في الباب وهو منقطع ورواية غير ثقة۔‘

یعنی لے دے کے اخاف کے نزدیک اس سلسلہ میں یہی حدیث ہے جو کہ منقطع ہے اور اس کے تمام راوی ضعیف اور تکلم فیہ ہیں۔

بڑا شور سنتے تھے پہلو میں دل کا جو چسپاں تو اک قطرہ خون نکلا
بہر حال اس کے علاوہ بھی اگر کوئی حدیث آتی ہے تو اس میں بھی عبداللہ بن یعقوب اور عبداللہ بن عبدالعزیز جیسے مجہول راوی ہی ہیں۔

آثار: اس کے بعد اصحاب الراۃ نے جن آثار کا سہارا لیا ہے ان میں سرفہرست حضرت علیؓ کا فیصلہ ہے جس کا ذکر قاضی صاحب نے بھی کیا ہے کہ آپؓ نے اہل حیرہ میں سے ایک قتل کے بدلہ میں ایک مسلمان کو قتل کر دیا تھا۔ (مختصاً) لیکن یہ اثر حضرت علیؓ سے کسی صحیح سند سے مروی نہیں کیونکہ اس میں متعدد رواۃ ضعیف اور تکلم فیہ ہیں مثلاً حسن بن میمون۔ علی بن مدینی کہتے ہیں یس معدوف اور قیس بن ربیع کو امام نسائیؒ نے مترکک، دارقطنیؒ نے ضعیف کہا ہے۔ امام احمدؒ فرماتے ہیں دلہ احادیث مشکوٰۃ دکان کشید الخطأ ابن معین فرماتے ہیں ضعیف لا ینتہ حدیثہ۔

ان کے علاوہ اس سند کا مدار ابوالجانب ہے جس کے متعلق ابو حاتمؒ فرماتے ہیں کہ ضعیف بین الضعف لا یشتمل بہ اور امام دارقطنیؒ نے بھی اس کی تصنیف کی ہے۔

یعنی یہ اثر بلحاظ سند اس قابل نہیں کہ اس سے احتجاج ہو سکے بالخصوص جبکہ دوسری روایت میں خود علیؓ یہ مرفوع الفاظ بیان کرتے ہیں کہ لا یقتل مسلم بکافر تو پھر یہ کیسے باور کیا جاسکتا ہے کہ حضرت علیؓ کو فرمانِ نبویؐ کا علم بھی ہوا اور اس کی مخالفت بھی کریں۔ امام بیہقیؒ نے امام شافعیؒ سے یہی بات نقل کرتے ہوئے فرمایا ہے:

وفي حدیث ابو حنیفۃ عن علی لا یقتل مسلم بکافر دلیل علی ان علیاً لا یروی

عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم شیئاً یقول بخلافہ (تصنیب الراۃ ص ۳۲۴)

عَلَى الْمُؤْمِنِينَ سَبِيلًا اور وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيَوةٌ کے علاوہ اسلام بیلارولایعل کا تقاضا بھی نہیں ہے کہ ذمی کے بدلے مسلمان کو قتل نہ کیا جائے۔

احادیث : اصناف جن احادیث سے احتجاج کرتے ہیں ان میں سرفہرست ابن عمر کی حدیث ہے کہ:

عن ابن عمر عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قتل مسلما بمعاهد وقال ان اكفر من ذاق بدمه (دارقطنی ص ۱۳۵ ج ۳)

لیکن یہ حدیث بوجہ ضعف قابل استدلال نہیں کیونکہ اس میں متعدد روایات منقطع ہیں مثلاً: عمار بن مطر — جس کو ابن جبار نے صادق الحدیث، رازی نے یکذب، اور ابن عدی نے لعاشہ بواطیل کہا ہے۔

ابراہیم بن محمد — امام احمد فرماتے ہیں بروی حدیث یسین جہا سل قطان نے کتاب کہا ہے اس کے علاوہ امام بخاری، دارمی، نسائی اور دارقطنی جیسے اصحاب فقہ نے بھی اس کی تضعیف کی ہے۔

اس حدیث کو امام دارقطنی نے سنن میں متعدد طرق سے ذکر کیا ہے لیکن مدار وادیوں پر ہے اول عمار بن مطر جس پر سند کا مدار ہے اور علامہ محدث ثریا نووی اس کے متعلق فرماتے ہیں کہ:

والعمل فيه على عمار بن مطر الوهازي وكان يخاف الاسانيد وسرق الحديث حتى كثر ذلك في رواية يساقه وسقط عن حد الاحتجاج (سنن دارقطنی حاشیہ ص ۱۳۵ ج ۳)

دوسرا وادی عبد الرحمن بن البیہانی ہے جس سے یہ روایت کبھی موصول اور کبھی مرسل طور پر منقول ہے لیکن اس کا موصول بیان کرتا عمار کی غلطی ہے اور ابن بیہانی اسے مرسل بھی بیان کرتا ہے تاہم وہ بھی ضعیف ہے امام دارقطنی فرماتے ہیں:

وابن البیہانی ضعیف لا تقوم به حجة اذا وصل الحديث تكليف بما يدرسه (سنن ص ۱۳۵ ج ۳)

بہر حال یہ حدیث فقہی نقطہ نظر اور روایت و روایت کے اعتبار سے اس قابل نہیں کہ اس کے استدلال کیا جائے۔

نیز علامہ حازمی نے اپنی کتاب الفاسخ والمنسوخ میں امام شافعی سے نقل کیا ہے کہ ابن بیہانی کی حدیث اگر ثابت بھی ہو تو اسے فتح مکہ کے خطبہ کی وجہ سے منسوخ سمجھا جائے گا۔ امام شافعی کے الفاظ ہیں :-

کفار تہ خبطل تہ لقمہ لیذہ الایۃ (محلّی ص ۲۵۱ ج ۱۰)

اور پہلی آیت کے متعلق فرماتے ہیں کہ:

وهذا نص جلی بانہا فی اموئین خاصۃ بھم فی بعض فقط لانہم اخوة کلہم
قاسمہم وصالہم عبدہم وحرہم ولیس اهل الذمۃ ولا لراۃ ہم (محلّی ص ۲۵۲ ج ۱۰)
یعنی اس کا مدلول بھی مومنین ہی میں جن میں باہمی اخوت کا رشتہ ہے اور ان کا کوئی طبقہ
اس رشتہ سے بالاتر نہیں جبکہ مسلمانوں اور ذمیوں کے درمیان اس قسم کی اخوت کا کوئی ناطہ نہیں
ہے۔ اہم شافعی اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے رقمطراز ہیں کہ:

”فمن غفل عن اخیه شیئ“ لانہ جعل الاخرة بین المومنین فقال انما المؤمنون
اخوة وقطع ذلک بین المؤمنین والکافرین ودلت سفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
على ظاہر الایۃ (کتاب الاہل ص ۲۱۲)

یعنی ان آیات کی اس حدیث کے ساتھ تخصیص ہو سکتی ہے جیسا کہ علامہ زبیدی نے حدیث
ماتشہ کے الفاظ ”وَجَعَلَ یَقْتُلُ سَلَامًا مَّتَعِدًا“ کو ابن مسعود کی روایت کے الفاظ ”انفس بالنفس“
کی تفصیل و تخصیص کہا ہے۔ تاہم اگر اس تخصیص بالحدیث کو تسلیم نہ بھی کیا جائے تو بقول حافظ ابن
حزم ان آیات کی تخصیص ان مذکورۃ الصدر آیات سے بھی ہو جاتی لہذا اس تعلیم سے احتجاج و استدلال
کا کوئی جواز نہیں اور اسی قبیل سے ومن قتل مظلوماً کی تخصیص ہے۔
اسی طرح احناف کی طرف سے پیش کردہ آیت وجزاء سیئۃ سیئۃ مثلاً کا جواب دیتے
ہوئے حافظ ابن حزم فرماتے ہیں۔

واما قوله تعالى وجزاء سیئۃ سیئۃ مثلاً فهو ایضا فی المومنین سیئۃ ایہ خاصۃ
لان نصھا ”وجزاء سیئۃ سیئۃ مثلاً“ غنی واصلح فاجرة علی“ ولا خلاف فی ان
هذا الیس للکفار ولا اجر لہم البتۃ (محلّی ص ۲۵۱ ج ۱۰)

یعنی یہ آیت بھی مسلمانوں ہی کے ساتھ خاص ہے کیونکہ کفار کے لیے تو کسی صورت میں بھی
اجر نہیں۔ اس کے بعد فرماتے ہیں کہ واث عاقبتہم فاعقبوا بھی اسی قبیل سے ہے کیونکہ کفار کے
لیے وہ صبر کریں یا نہ کریں ان کو خیر یا اجر نہیں ملے گا۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ
”وَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ أَخْرَجَهُمْ مِنَ ظُلُمَاتٍ إِلَى نُورٍ بِإِذْنِهِ وَكَانَ ظُلُمَاتٍ سَوَاءٍ وَنُورٌ سَوَاءٌ لِّمَنِ الْمُنِيرُ“

بہر حال ان آیات کے تخصیص کے لیے اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی دیکھنا چاہیے کہ

شاہِ خدا آج کے بھٹکے ہوئے مسلمان کو ہدایت عنایت فرما دے اور آج کے احناف بھی اسی طرح
 حدیثِ نبوی کو حرفِ آخر سمجھنے لگیں۔ قصہ ہے امام زفرؒ کا۔ امام موسوف مملکتِ خفیفہ میں کوئی محتاج
 تعارف نہیں۔ خفی مسلک کے بیشتر مسائل میں فتویٰ ان کے قول پر ہوتا ہے۔ ان کا ذکر ہے کہ
 ایک دن ان سے عبد الواحد بن زیاد کی ملاقات ہوئی انھوں نے کہا زفر صاحب کیا ہوا کہ لوگ آپ
 کا مذاق اڑاتے ہیں تا لیاں بجاتے ہیں اور ہر مجلس کا موضوع سخن آپ بنے ہوئے ہیں۔ امام صاحب
 نے کہا بات کیا ہے۔ انھوں نے کہا ایک طرف تھا را دعویٰ ہے کہ شبہات کی بنا پر حدود
 کو دور کرنا چاہیے لیکن دوسری طرف سب سے بڑی حد کو قائم کر رہے ہو محض شبہات کی بنا پر۔
 وہ ہے کیا؟ امام زفرؒ نے کہا۔ ابن زیاد نے کہا بنی عیلا اسلام نے تو فرمایا ہے کہ ذمی کے بدلے
 مسلمان کو قتل نہیں کیا جاسکتا مگر تم ہو کہ قتل کا فتویٰ دیتے ہو۔ امام زفرؒ نے لگے میں شہادہ کہتا
 ہوں کہ آج سے میں اس مسئلہ سے رجوع کرتا ہوں۔ (منہجاً من البیہقی)

امام زفرؒ کا یہی واقعہ نقل کرنے کے بعد علامہ خطیب بغدادیؒ حافظ ابو بکرؒ سے نقل
 فرماتے ہیں کہ:

کان زفر بن ابی ہذیل من افاض اصحاب ابی حنیفۃ فلما حاجہ عبد الواحد
 فی مناظرتہ دفت فی عہدہ بحجتہ اشہد علی رجعتہ خیفۃ من مدع یدعی
 ثباتہ علی قولہ الذی سبق منہ بعد ان تبین لہ انہ زلۃ وخطا فکذلک
 یجب علی کل من احتج علیہ بالحق ان یقللہ ویسلم لہ ولا یحملہ اللجاج والمراء
 علی التعمق فی الباطل مع علمہ بہ قال اللہ تعالیٰ "بل نقذف بالحق علی الباطل
 فیدمغہ فاذا ہوننا حق" (کتاب الفقیہ والسفہ ص ۵۴، ۵۵)

قاضی ابو یوسفؒ کی پشیمانی۔ اس قسم کا ایک واقعہ قاضی ابو یوسفؒ کے ساتھ پیش آیا کہ
 آپ نے ایک دفعہ ذمی کے بدلے مسلمان کو قتل کرنے کا حکم صادر فرمایا لیکن تعمیل حکم سے قبل آپ
 نے پاس کسی نے رقعہ پہنچایا جس پر درج ذیل اشعار تحریر تھے۔

یا قاتل المسلم بالکافر	جرت فما العادل کالجائر
یا من ببغداد واطرافہا	من علماء الناس اوشاعر
استرجعوا وایکوا علی دینکم	واصطبوا فالاحب للصابر

جار علی المذین ابو یوسفؒ
 لقتلہ المومنین بالکافر ۲۳۱
 (الاعلام السلطانیہ للماوردی)

یہ تھا کہ مسلمان اور ذمی ایک برابر نہیں اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت عمرؓ نے کہا۔
لا تقدر منہ بہر حال یہ اثر بھی اذاجاء الاحتمال بطل الاستدلال اور دیگر قرائن صارفہ اور
مخالف حدیث ہونے کی بنا پر مردود ہے۔

نیز اس ضمن میں یہ واقعہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ شہادت عمرؓ پر جب عبید اللہ بن عمرؓ نے
ہرمزان اور ابو لؤلؤ کی کچی کو قتل کر دیا تو حضرت علیؓ نے اسے بھی قصاصاً قتل کرنے کا فیصلہ
کیا حالانکہ ہرمزان مسلمان نہیں تھا۔ (ملخصاً)

لیکن یہ بات اس وجہ سے صحیح معلوم نہیں ہوتی کہ ابو لؤلؤ کی مقتولہ بیٹی مسلمان تھی اور
یہ بات بھی محل نظر ہے کہ کیا ہرمزان اس وقت مسلمان تھا یا نہیں؟ کیونکہ امام شافعیؒ نے اس کا
اسلام ذکر کیا ہے بلکہ یہ بھی منقول ہے کہ حضرت عمرؓ نے اس کے اسلام پر اس کے لیے دو ہزار
درہم اس کو دیے اور قتل کیے جانے کے وقت اس کا لالہ کہنا صرف تعجب کی بنا پر ہو سکتا ہے
یا عبید اللہ کے اتہام پر اسے مطمئن کرنا تھا۔ (دلتفصیل نصب الوایۃ ص ۳۳)

ابن منذر فرماتے ہیں۔ لم یصح عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم خبر یعارضہ ولانہ
لا یقار المسلم بالکافر فیما دون النفس بالاجماع کما قال ابن عبد البر (رفقہ علی
المذاهب الاربعہ ص ۲۸۳)

امام زفر کا رجوع۔ محترم قارئین کرام! آپ نے دونوں طرف کے دلائل پڑھ لیے لہذا اس
سہیں مزید کسی قسم کی بحث لکھنے یا کرنے کی ضرورت نہیں کہ آپ خود فیصلہ فرمائیں کس فریق کے
دلائل مبنی بر حقیقت و صحت ہیں؟ اور کس فریق کے دعویٰ کی بنیاد دلائل قویہ، اور احادیث صحیحہ پر
ہے اور جس بات کو صحیح پائیں اس پر عمل کریں اگر حنفی مسلک صحیح ہے تو اسے اپنائیں اگر شافعی
مذہب درست ہے تو اسے اپنائیں آپ کا فرض ہے لیکن یاد رکھیے ایک طرف نبی علیہ السلام
صحیح حدیث مروی ہے دوسری طرف آپ کا کوئی صحیح فرمان نہیں، ایک طرف صحابہ کا جم غفیر ہے
دوسری طرف کوئی صحابی نہیں۔ ایک طرف تابعین کی متعدد جماعت ہے، دوسری طرف کسی تابعی
سے بھی صحیح قول منقول نہیں۔ ایک طرف مسلمان کی عزت و وقار کا مسئلہ ہے دوسری طرف غیر مسلم جنسیت
ایک طرف اسلام کی سر بلندی کا مسئلہ ہے دوسری طرف کفر و الحاد۔ غرضیکہ ایک طرف حقیقت ہے
دوسری طرف خفیت — اب آپ کے امتحان کا وقت ہے کہ آپ کس راہ کو پسند فرماتے ہیں
ہم اس سلسلہ میں حکم دیتے ہیں کہ آپ قرآن و حدیث کی مثال پیش کرتے ہیں کہ

اگر وہ اثر صحیح بھی ہوتا تو اسے اس حدیث کی اطلاع کے بعد ناسخ سمجھا جائے گا کیونکہ وصول حدیث کے بعد حضرت علیؓ کا اپنے فتویٰ پر مصر رہنا وغیرہ خلاف حقیقت اور مقامِ شہادت کے بھی خلاف ہے (یعنی اصولی نقطہ نظر سے بھی حضرت علیؓ سے یہ اثر صحیح معلوم نہیں ہوتا اور نہ ہی اسے قابلِ استدلال سمجھا جائے گا) نیز ہم حضرت کے قول کے مکلف بھی نہیں بالخصوص جبکہ نبی علیہ السلام سے اس کے خلاف صحیح حدیث مروی ہو۔

اثر صحابہ کے ضمن میں ایک اثر قاضی صاحب نے حضرت عمرؓ سے بھی پیش کیا ہے جو کہ حیرہ مقام کے نصاریٰ کے ساتھ متعلق ہے جس میں آپؐ نے قتل کا حکم فرمایا اور بعد میں فرمایا کہ اگر وہ ابھی قصاصاً قتل نہیں کیا گیا تو اسے قتل نہ کیا جائے لیکن سوء اتفاق سے وہ قتل کیا جا چکا تھا۔ اس اثر کو بیہقی نے بھی ذکر کیا ہے لیکن یہ اثر بھی ابو جہرہ قابلِ احتجاج معلوم نہیں ہوتا۔ اول یہ کہ اس کی اسناد ہی حقیقت کمزور ہے۔ یہی وجہ ہے کہ امام بیہقیؒ نے حضرت عمرؓ سے روایات نقل کرنے کے بعد امام شافعیؒ کا یہ قول بھی نقل کیا ہے کہ۔

”قلنا ولا حوف و هذه احادیث منقطعات او ضعاف او تجمع الاقطاع و الضعف جميعاً“ (بیہقی ص ۳۱۶)

ثانیاً حضرت عمرؓ سے یہ بھی مروی ہے کہ شام میں ایک ذمی کو مسلمان نے قتل کر دیا تو حضرت عمرؓ نے اسے قصاصاً قتل کر دینے کو کہا لیکن حضرت ابو عبیدہؓ نے منع فرمادیا آپؐ نے ابو عبیدہؓ سے پوچھا تو انھوں نے کہا کیا تم غلام کے بدلے آزاد کو قتل کر دے گے تو حضرت عمرؓ خاموش ہو گئے۔ (ملخصاً) اور علین ممکن ہے کہ حضرت عمرؓ کا دوسرا حکم (قتل اسی قبیل سے ہو کہ آپؐ نے بعد میں اس کے قتل سے روک دیا غالباً اس طرف اشارہ کرتے ہوئے امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ:

الذي رجع اليه اولى به ولعله الادان يخيف بالقتل ولا يقتله (بیہقی ص ۳۱۶)

اور مصنف عبد الرزاق کے الفاظ ہیں کہ قدم عمرو بن الخطاب الشام فوجد رجلا من

المسلمين قتل رجلا من اهل الذمة فهم ان يعيد قتال له

زبيد بن ثابت القيد عندك من اخيك؟ فجعل عمر دية (مصنف عبد الرزاق ص ۳۱۶)

نالتا حضرت عمرؓ کے متعلق بھی یہ گمان رکھنا قرین انصاف نہیں کہ آپؐ نے ارشاد نبوت کے باوجود ایسا حکم جاری فرمایا جو نبی علیہ السلام کے حکم کے منافی ہو۔ کیونکہ مصنفؒ، ہا کے دوسرے واقعہ کے ضمن میں حضرت معاذؓ نے آپؐ کو نبی علیہ السلام سے روایت بھی سنائی تھی جس کا مطلب

جب یہ اشعار قاضی صاحب کے پاس پہنچے تو آپ فوراً خلیفہ وقت ہارون الرشید کے پاس گئے اور یہ واقعہ کہہ سنایا تو ہارون الرشید کے کہا اب کسی حیلہ سازی کے ساتھ اس واقعہ کا تدارک کرو چنانچہ قاضی صاحب نے دوبارہ ورنہ مقتول کو طلب کیا اور شہادت لانے کو کہا لیکن وہ کوئی دلیل نہ لاسکے تو آپ نے پہلا حکم واپس لے لیا یعنی ذمی کے بدلے مسلمان کو قتل نہ کیا گیا۔

اب غور طلب بات یہ ہے کہ اگر پہلا حکم بنی بر حقیقت و شرعیت تھا تو قاضی صاحب کے رجوع کا کیا حکم؟ اور قتل کا بوجھ کس پر ہوگا؟ لیکن پہلی بات چونکہ دیسے ہی غلط تھی تو آپ نے اس سے رجوع کر لیا۔ لیکن اس رجوع کے محرکات کیا تھے یہ انما الاعمال بالنیات کا مشکہ ہے لیکن انیسویں کے علامہ ماوردی لکھتے ہیں۔

فالتوصل الی مثل هذا سائق عند ظهور المصلحة فيه لا یفنا
یعنی مصلحت کے طور پر ایسی حیلہ سازی جائز ہے۔ نیز گویا کہ قاضی صاحب کا رجوع حقیقی نہ تھا بلکہ ایک وقتی ہنگامے کو روکنے کے لیے حیلہ پر مبنی تھا۔ تاریخین عظام۔ یہی وہ حیلہ سازی ہے جو دین میں رخنہ اندازی کے مترادف ہے۔ فتدبروا۔

ہم جن جن کے پیش نظر سمجھتے ہیں کہ قاضی صاحب نے رجوع کر لیا تھا کیونکہ مجتہد یحییٰ و یحییٰ لیکن جب اسے معلوم ہو جائے کہ وہ غلطی پر ہے تو اسے رجوع کر لینا چاہیے اور مجتہد کی شان بھی یہی ہے اسی طرح اصولی نقطہ نگاہ سے جب ایک مجتہد صحیح حدیث سے استدلال کر رہا ہو اور دوسرا ضعیف حدیث سے۔ تو ضعیف حدیث سے استدلال کرنے والا غلطی پر ہوتا اور صحیح حدیث سے استدلال کرتے والا معصیبت ہوتا ہے۔ زیر بحث مسئلہ میں بھی یہی نوعیت ہے کہ امام شافعی صحیح حدیث (جو کہ بخاری کے حوالہ سے گزر چکی ہے) سے استدلال کرتے ہیں اور امام ابوحنیفہ کا استدلال ضعیف روایت سے ہے (کاملاً) تو اس اصول کے پیش نظر امام شافعی درستگی پر ہوئے اور امام ابوحنیفہ غلطی پر۔ اس بحث کو مولوی بشیر احمد عثمانی نے اپنے رسالہ ہدیر سفید میں فتاویٰ ابن تیمیہ کے حوالہ سے امام احمد کے قول کے ساتھ یوں لکھا ہے کہ:

اذا كانت الرواية عن رسول الله صلى الله عليه وسلم صحيحة فاخذنا بها رجل
واخذ اخر عن رسول الله صلى الله عليه وسلم واحتج بالشئ الضعيف كان الحق

فیما اخذ به السدی احتج بالحديث الصحيح وقد اخطأ الاخر في التاويل مثل
لا يقتل مومن بكارهواحتج بحديث البيلہانی قال فہذا عندی مخطی والحق مع من
نہیب الی حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یقتل مومن بکارہ مجموعہ رسائل
شلاشہ - ۴

کیا پھر امام ابو حنیفہ اور ان کے ہم خیال کافر کے بدلے مسلمان کو قتل کرنے میں مخطی نہیں؟
کیونکہ نہیں۔ یہی توجہ ہے کہ امام زفر اور قاضی ابویوسف نے اپنے قول سے رجوع کر لیا تھا۔
بہر حال اللہ تعالیٰ ان کی مغزشوں سے صرف نظر فرمائے اور آج ہم کو بھی ان کی طرح حدیث
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے تسلیم خم کرنے کی توفیق بخشے۔ بالخصوص آج کے احناف کو
جو اس روشنی کے دور میں بھی انہی فرسودہ مسائل کو از سر نو جگا رہے ہیں جن سے ان کے پیشرو حضرت
رجوع کر چکے ہیں یہ توفیق ملے کہ وہ ایسی خدمت اسلام سے باز رہیں اور اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس مسئلہ
میں امام شافعی کی تحقیق پر چلنے کی توفیق دے کہ وہی عین رواج اسلام کے مطابق ہے آپ
فرماتے ہیں:

لا یقتل مؤمن عبد ولا حر ولا احرارۃ بکارہ خفی حال ابد اھل من وصف
الایمان من اعجمی اوا بکم یعقل ویشیر بالایمان ویصلی نقتل کافرا فلا قود
علیہ وعلیہ دیتہ فی مالہ حالۃ سواء اکثر اقل فی الکفار ادموی کثرو سواء
قتل کافرا علی مال یاخذہ منہ اعلی غیر مال لا یحل واللہ اعلم قتل مومن بکارہ
بحال فی قطع طریق ولا غیرہ۔ (کتاب الامم ۳۳)

علم کے موتی	
۱۔ کلام شاہ اسمیل شمیم تبخیر فی السیف ۱/۲۵	۲۔ قول فیصل۔ ابوالکلام آزادؒ
۳۔ انسانیت موت کے دروازہ پر، ابوالکلام آزادؒ	۴۔ بلوغ المرام (عربی) ابن حجر عسقلانیؒ
۵۔ مسلمان عورت، ابوالکلام آزادؒ	۶۔ نماز تراویح علامہ ناصر الدین البانی
۷۔ کالاپانی۔ محمد جعفر تھانیسیؒ	۸۔ تربیت نسواں۔ محمد خالد سیف
۹۔ سرمایہ افکار۔ پروفیسر سعید اختر	۱۰۔ جنت دیاں شہزادیاں۔ مولانا علی محمد مصفاؒ
۱۱۔ تذکرہ۔ ابوالکلام آزادؒ (نیر طبع)	۱۲۔ محمد بن عبد الوہابؒ مسعود عالم ندویؒ
۱۳۔ قید فرنگ مولانا حسرت موہانیؒ	

ملنے کا پتہ :- الاخوان چنیوٹ بازار فیصلہ آباد

ہجری تقویم (۲) دن معلوم کرنے کے طریقے

قمری ہینہ اور سال کی مدت | چاند جب زمین کے گرد اپنا ایک چکر ختم کرتا ہے تو یہ مدت قمری ہینہ کہلاتی ہے۔ چاند کی تین قسم کی حرکات ہیں (۱) اپنے محور کے گرد (۲) زمین کے گرد اور (۳) زمین کی مصیبت میں سورج کے گرد۔

سیدوں کے مدار پورے مدور نہیں ہوتے بلکہ بعض قوانین حرکت کے تحت بیضوی شکل اختیار کر جاتے ہیں۔ جب کوئی سیارہ گردش کرتے وقت اپنے مرکزی سیارے یا تارے کے قریب ہوتا ہے تو اس کی رفتار نسبتاً تیز ہو جاتی ہے اور جب دور ہوتا ہے تو یہ رفتار قدرے کم ہو جاتی ہے۔ قمری ماہ کی اوسط مدت ۲۹ دن ۱۲ گھنٹے ۴۴ منٹ اور تقریباً ۳ سیکنڈ قرار دی گئی ہے یہ اوسط مدت ہے۔ ورنہ فی الواقع یہ مدت کسی ماہ گھنٹے تک بڑھ جاتی ہے اور کبھی دو گھنٹے تک کم بھی ہو جاتی ہے۔

اسی طرح قمری سال کی مدت ۳۵۴ دن ۸ گھنٹے ۴۸ منٹ اور ۴۴ سیکنڈ قرار دی گئی ہے۔ یہ بھی حقیقتاً اوسط مدت ہے۔ قمری سال کبھی چند گھنٹے بڑھ جاتا ہے اور کبھی کم ہو جاتا ہے اور یہ فرق اتنا خفیف ہے کہ کوئی قمری ہینہ نہ تو ۲۹ دن سے کم ہو سکتا ہے اور نہ ۳۰ دن سے زیادہ ہوتا ہے۔ اسی طرح قمری سال کم از کم ۳۵۴ دن اور زیادہ سے زیادہ ۳۵۵ دن کا ہوتا ہے۔ عموماً حساب میں ۳۵۴ سیکنڈ کو نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ ۳۵۴ سال بعد قمری تقویم میں ایک دن کا اضافہ ہو جائے گا۔ یہ اضافہ کس سال اور کس ماہ میں ہوگا اور کون کرے گا؟ اس کے لیے ہمیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔ چاند خود بخود اپنے حساب سے یہ اضافہ کر لے گا۔

دورِ صغیر | قمری تقویم میں ۳۰ سال کے بعد دنوں کی کسور خود بخود ختم ہو جاتی ہیں۔ اگر ہم قمری سال کی مدت ۳۵۴ دن ۸ گھنٹے ۴۸ منٹ یا ۳۵۴ ۱۱/۳۰ کو ۳۰ سے ضرب دیں تو پورے ۱۰۶۳۱ دن حاصل ہوتے ہیں۔ ان تیس سالوں میں ۱۹ سال ۳۵۴ دن کے ہوتے ہیں اور باقی ۱۱ سال ۳۵۵ دن کے۔ ۳۵۵ دن والے سال کو ہم اپنی سہولت تحریر کی خاطر لیپ کا سال کہہ سکتے ہیں۔ ورنہ یہ کوئی اختراعی اضافہ نہیں ہے۔ ان تیس سالوں میں مندرجہ ذیل سال ۳۵۵ دن والے یا لیپ کے سال ہوتے ہیں:

سال نمبر ۲، ۵، ۷، ۱۰، ۱۳، ۱۶، ۱۸، ۲۱، ۲۴، ۲۶، ۲۹

بقایا ۹ سال ۳۵۴ دن کے ہوتے ہیں۔ ایسا کیوں ہوتا ہے؟ اس سوال کا جواب آپ کو بھری تقویم دائمی کے باب میں مل جائے گا جو ہم ہدیہ ناظرین کر رہے ہیں۔ مختصر جواب یہ ہے کہ یہ ب کچھ چاند کی چال کے حساب کی ٹوسے ہوتا ہے۔

ہمارے ہاں جو تقویم تقابلی متداول ہیں ان میں یہ طریق اختیار کیا جاتا ہے کہ اگر سال ۳۵۴ دن کا ہو تو پہلا مہینہ یعنی محرم ۳۰ دن کا شمار کر لیا جاتا ہے دوسرا ۲۹ دن کا تیسرا بچہ ۳۰ دن کا چوتھا ۲۹ دن کا۔ علیٰ ہذا القیاس آخری ماہ ذی الحجہ ۲۹ دن کا قرار دے کر ۳۵۴ دن پورے کر لیے جاتے ہیں اور اگر سال ۳۵۵ دن کا ہو تو آخری ماہ ذی الحجہ کو بھی ۳۰ دن کا شمار کر لیتے ہیں۔

ظاہر ہے کہ یہ طریق مشاہدہ کے خلاف ہے کیونکہ اس طریقہ کار میں کوئی مخصوص مہینہ ہمیشہ کے لیے مخصوص دنوں کا شمار کر لیا جاتا ہے۔ مثلاً رمضان کا مہینہ ہمیشہ ۳۰ دن کا ہوگا۔ حالانکہ واقعتاً ایسا نہیں ہوتا۔ رمضان کا مہینہ ۲۹ دن کا بھی ہوتا ہے اور ۳۰ دن کا بھی۔ اسی طرح دوسرے تمام مہینوں کا حال ہے۔ یہ طریق حساب، حساب میں تو کام دے سکتا ہے لیکن واقعتاً صحیح نہیں ہوتا۔ نہ ہی سالانہ قمری تقویم بنانے میں کام دے سکتا ہے۔

۳۰ سالہ دور یا دورِ صغیر کا حساب یہ ہوتا ہے کہ اس کے کسی مخصوص سال میں مہینوں کے

ملے قاضی سلیمان مندو کوپڑی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے لیپ کے یہ سال قرار دیے ہیں: ۱۱۵۸، ۵۱۲، ۱۱۶۱، ۱۱۶۴، ۱۱۶۷، ۱۱۷۰، ۱۱۷۳، ۱۱۷۶، ۱۱۷۹، ۱۱۸۲، ۱۱۸۵، ۱۱۸۸، ۱۱۹۱، ۱۱۹۴، ۱۱۹۷، ۱۲۰۰، ۱۲۰۳، ۱۲۰۶، ۱۲۰۹، ۱۲۱۲، ۱۲۱۵، ۱۲۱۸، ۱۲۲۱، ۱۲۲۴، ۱۲۲۷، ۱۲۳۰، ۱۲۳۳، ۱۲۳۶، ۱۲۳۹، ۱۲۴۲، ۱۲۴۵، ۱۲۴۸، ۱۲۵۱، ۱۲۵۴، ۱۲۵۷، ۱۲۶۰، ۱۲۶۳، ۱۲۶۶، ۱۲۶۹، ۱۲۷۲، ۱۲۷۵، ۱۲۷۸، ۱۲۸۱، ۱۲۸۴، ۱۲۸۷، ۱۲۹۰، ۱۲۹۳، ۱۲۹۶، ۱۲۹۹، ۱۳۰۲، ۱۳۰۵، ۱۳۰۸، ۱۳۱۱، ۱۳۱۴، ۱۳۱۷، ۱۳۲۰، ۱۳۲۳، ۱۳۲۶، ۱۳۲۹، ۱۳۳۲، ۱۳۳۵، ۱۳۳۸، ۱۳۴۱، ۱۳۴۴، ۱۳۴۷، ۱۳۵۰، ۱۳۵۳، ۱۳۵۶، ۱۳۵۹، ۱۳۶۲، ۱۳۶۵، ۱۳۶۸، ۱۳۷۱، ۱۳۷۴، ۱۳۷۷، ۱۳۸۰، ۱۳۸۳، ۱۳۸۶، ۱۳۸۹، ۱۳۹۲، ۱۳۹۵، ۱۳۹۸، ۱۴۰۱، ۱۴۰۴، ۱۴۰۷، ۱۴۱۰، ۱۴۱۳، ۱۴۱۶، ۱۴۱۹، ۱۴۲۲، ۱۴۲۵، ۱۴۲۸، ۱۴۳۱، ۱۴۳۴، ۱۴۳۷، ۱۴۴۰، ۱۴۴۳، ۱۴۴۶، ۱۴۴۹، ۱۴۵۲، ۱۴۵۵، ۱۴۵۸، ۱۴۶۱، ۱۴۶۴، ۱۴۶۷، ۱۴۷۰، ۱۴۷۳، ۱۴۷۶، ۱۴۷۹، ۱۴۸۲، ۱۴۸۵، ۱۴۸۸، ۱۴۹۱، ۱۴۹۴، ۱۴۹۷، ۱۵۰۰، ۱۵۰۳، ۱۵۰۶، ۱۵۰۹، ۱۵۱۲، ۱۵۱۵، ۱۵۱۸، ۱۵۲۱، ۱۵۲۴، ۱۵۲۷، ۱۵۳۰، ۱۵۳۳، ۱۵۳۶، ۱۵۳۹، ۱۵۴۲، ۱۵۴۵، ۱۵۴۸، ۱۵۵۱، ۱۵۵۴، ۱۵۵۷، ۱۵۶۰، ۱۵۶۳، ۱۵۶۶، ۱۵۶۹، ۱۵۷۲، ۱۵۷۵، ۱۵۷۸، ۱۵۸۱، ۱۵۸۴، ۱۵۸۷، ۱۵۹۰، ۱۵۹۳، ۱۵۹۶، ۱۵۹۹، ۱۶۰۲، ۱۶۰۵، ۱۶۰۸، ۱۶۱۱، ۱۶۱۴، ۱۶۱۷، ۱۶۲۰، ۱۶۲۳، ۱۶۲۶، ۱۶۲۹، ۱۶۳۲، ۱۶۳۵، ۱۶۳۸، ۱۶۴۱، ۱۶۴۴، ۱۶۴۷، ۱۶۵۰، ۱۶۵۳، ۱۶۵۶، ۱۶۵۹، ۱۶۶۲، ۱۶۶۵، ۱۶۶۸، ۱۶۷۱، ۱۶۷۴، ۱۶۷۷، ۱۶۸۰، ۱۶۸۳، ۱۶۸۶، ۱۶۸۹، ۱۶۹۲، ۱۶۹۵، ۱۶۹۸، ۱۷۰۱، ۱۷۰۴، ۱۷۰۷، ۱۷۱۰، ۱۷۱۳، ۱۷۱۶، ۱۷۱۹، ۱۷۲۲، ۱۷۲۵، ۱۷۲۸، ۱۷۳۱، ۱۷۳۴، ۱۷۳۷، ۱۷۴۰، ۱۷۴۳، ۱۷۴۶، ۱۷۴۹، ۱۷۵۲، ۱۷۵۵، ۱۷۵۸، ۱۷۶۱، ۱۷۶۴، ۱۷۶۷، ۱۷۷۰، ۱۷۷۳، ۱۷۷۶، ۱۷۷۹، ۱۷۸۲، ۱۷۸۵، ۱۷۸۸، ۱۷۹۱، ۱۷۹۴، ۱۷۹۷، ۱۸۰۰، ۱۸۰۳، ۱۸۰۶، ۱۸۰۹، ۱۸۱۲، ۱۸۱۵، ۱۸۱۸، ۱۸۲۱، ۱۸۲۴، ۱۸۲۷، ۱۸۳۰، ۱۸۳۳، ۱۸۳۶، ۱۸۳۹، ۱۸۴۲، ۱۸۴۵، ۱۸۴۸، ۱۸۵۱، ۱۸۵۴، ۱۸۵۷، ۱۸۶۰، ۱۸۶۳، ۱۸۶۶، ۱۸۶۹، ۱۸۷۲، ۱۸۷۵، ۱۸۷۸، ۱۸۸۱، ۱۸۸۴، ۱۸۸۷، ۱۸۹۰، ۱۸۹۳، ۱۸۹۶، ۱۸۹۹، ۱۹۰۲، ۱۹۰۵، ۱۹۰۸، ۱۹۱۱، ۱۹۱۴، ۱۹۱۷، ۱۹۲۰، ۱۹۲۳، ۱۹۲۶، ۱۹۲۹، ۱۹۳۲، ۱۹۳۵، ۱۹۳۸، ۱۹۴۱، ۱۹۴۴، ۱۹۴۷، ۱۹۵۰، ۱۹۵۳، ۱۹۵۶، ۱۹۵۹، ۱۹۶۲، ۱۹۶۵، ۱۹۶۸، ۱۹۷۱، ۱۹۷۴، ۱۹۷۷، ۱۹۸۰، ۱۹۸۳، ۱۹۸۶، ۱۹۸۹، ۱۹۹۲، ۱۹۹۵، ۱۹۹۸، ۲۰۰۱، ۲۰۰۴، ۲۰۰۷، ۲۰۱۰، ۲۰۱۳، ۲۰۱۶، ۲۰۱۹، ۲۰۲۲، ۲۰۲۵، ۲۰۲۸، ۲۰۳۱، ۲۰۳۴، ۲۰۳۷، ۲۰۴۰، ۲۰۴۳، ۲۰۴۶، ۲۰۴۹، ۲۰۵۲، ۲۰۵۵، ۲۰۵۸، ۲۰۶۱، ۲۰۶۴، ۲۰۶۷، ۲۰۷۰، ۲۰۷۳، ۲۰۷۶، ۲۰۷۹، ۲۰۸۲، ۲۰۸۵، ۲۰۸۸، ۲۰۹۱، ۲۰۹۴، ۲۰۹۷، ۲۱۰۰، ۲۱۰۳، ۲۱۰۶، ۲۱۰۹، ۲۱۱۲، ۲۱۱۵، ۲۱۱۸، ۲۱۲۱، ۲۱۲۴، ۲۱۲۷، ۲۱۳۰، ۲۱۳۳، ۲۱۳۶، ۲۱۳۹، ۲۱۴۲، ۲۱۴۵، ۲۱۴۸، ۲۱۵۱، ۲۱۵۴، ۲۱۵۷، ۲۱۶۰، ۲۱۶۳، ۲۱۶۶، ۲۱۶۹، ۲۱۷۲، ۲۱۷۵، ۲۱۷۸، ۲۱۸۱، ۲۱۸۴، ۲۱۸۷، ۲۱۹۰، ۲۱۹۳، ۲۱۹۶، ۲۱۹۹، ۲۲۰۲، ۲۲۰۵، ۲۲۰۸، ۲۲۱۱، ۲۲۱۴، ۲۲۱۷، ۲۲۲۰، ۲۲۲۳، ۲۲۲۶، ۲۲۲۹، ۲۲۳۲، ۲۲۳۵، ۲۲۳۸، ۲۲۴۱، ۲۲۴۴، ۲۲۴۷، ۲۲۵۰، ۲۲۵۳، ۲۲۵۶، ۲۲۵۹، ۲۲۶۲، ۲۲۶۵، ۲۲۶۸، ۲۲۷۱، ۲۲۷۴، ۲۲۷۷، ۲۲۸۰، ۲۲۸۳، ۲۲۸۶، ۲۲۸۹، ۲۲۹۲، ۲۲۹۵، ۲۲۹۸، ۲۳۰۱، ۲۳۰۴، ۲۳۰۷، ۲۳۱۰، ۲۳۱۳، ۲۳۱۶، ۲۳۱۹، ۲۳۲۲، ۲۳۲۵، ۲۳۲۸، ۲۳۳۱، ۲۳۳۴، ۲۳۳۷، ۲۳۴۰، ۲۳۴۳، ۲۳۴۶، ۲۳۴۹، ۲۳۵۲، ۲۳۵۵، ۲۳۵۸، ۲۳۶۱، ۲۳۶۴، ۲۳۶۷، ۲۳۷۰، ۲۳۷۳، ۲۳۷۶، ۲۳۷۹، ۲۳۸۲، ۲۳۸۵، ۲۳۸۸، ۲۳۹۱، ۲۳۹۴، ۲۳۹۷، ۲۴۰۰، ۲۴۰۳، ۲۴۰۶، ۲۴۰۹، ۲۴۱۲، ۲۴۱۵، ۲۴۱۸، ۲۴۲۱، ۲۴۲۴، ۲۴۲۷، ۲۴۳۰، ۲۴۳۳، ۲۴۳۶، ۲۴۳۹، ۲۴۴۲، ۲۴۴۵، ۲۴۴۸، ۲۴۵۱، ۲۴۵۴، ۲۴۵۷، ۲۴۶۰، ۲۴۶۳، ۲۴۶۶، ۲۴۶۹، ۲۴۷۲، ۲۴۷۵، ۲۴۷۸، ۲۴۸۱، ۲۴۸۴، ۲۴۸۷، ۲۴۹۰، ۲۴۹۳، ۲۴۹۶، ۲۴۹۹، ۲۵۰۲، ۲۵۰۵، ۲۵۰۸، ۲۵۱۱، ۲۵۱۴، ۲۵۱۷، ۲۵۲۰، ۲۵۲۳، ۲۵۲۶، ۲۵۲۹، ۲۵۳۲، ۲۵۳۵، ۲۵۳۸، ۲۵۴۱، ۲۵۴۴، ۲۵۴۷، ۲۵۵۰، ۲۵۵۳، ۲۵۵۶، ۲۵۵۹، ۲۵۶۲، ۲۵۶۵، ۲۵۶۸، ۲۵۷۱، ۲۵۷۴، ۲۵۷۷، ۲۵۸۰، ۲۵۸۳، ۲۵۸۶، ۲۵۸۹، ۲۵۹۲، ۲۵۹۵، ۲۵۹۸، ۲۶۰۱، ۲۶۰۴، ۲۶۰۷، ۲۶۱۰، ۲۶۱۳، ۲۶۱۶، ۲۶۱۹، ۲۶۲۲، ۲۶۲۵، ۲۶۲۸، ۲۶۳۱، ۲۶۳۴، ۲۶۳۷، ۲۶۴۰، ۲۶۴۳، ۲۶۴۶، ۲۶۴۹، ۲۶۵۲، ۲۶۵۵، ۲۶۵۸، ۲۶۶۱، ۲۶۶۴، ۲۶۶۷، ۲۶۷۰، ۲۶۷۳، ۲۶۷۶، ۲۶۷۹، ۲۶۸۲، ۲۶۸۵، ۲۶۸۸، ۲۶۹۱، ۲۶۹۴، ۲۶۹۷، ۲۷۰۰، ۲۷۰۳، ۲۷۰۶، ۲۷۰۹، ۲۷۱۲، ۲۷۱۵، ۲۷۱۸، ۲۷۲۱، ۲۷۲۴، ۲۷۲۷، ۲۷۳۰، ۲۷۳۳، ۲۷۳۶، ۲۷۳۹، ۲۷۴۲، ۲۷۴۵، ۲۷۴۸، ۲۷۵۱، ۲۷۵۴، ۲۷۵۷، ۲۷۶۰، ۲۷۶۳، ۲۷۶۶، ۲۷۶۹، ۲۷۷۲، ۲۷۷۵، ۲۷۷۸، ۲۷۸۱، ۲۷۸۴، ۲۷۸۷، ۲۷۹۰، ۲۷۹۳، ۲۷۹۶، ۲۷۹۹، ۲۸۰۲، ۲۸۰۵، ۲۸۰۸، ۲۸۱۱، ۲۸۱۴، ۲۸۱۷، ۲۸۲۰، ۲۸۲۳، ۲۸۲۶، ۲۸۲۹، ۲۸۳۲، ۲۸۳۵، ۲۸۳۸، ۲۸۴۱، ۲۸۴۴، ۲۸۴۷، ۲۸۵۰، ۲۸۵۳، ۲۸۵۶، ۲۸۵۹، ۲۸۶۲، ۲۸۶۵، ۲۸۶۸، ۲۸۷۱، ۲۸۷۴، ۲۸۷۷، ۲۸۸۰، ۲۸۸۳، ۲۸۸۶، ۲۸۸۹، ۲۸۹۲، ۲۸۹۵، ۲۸۹۸، ۲۹۰۱، ۲۹۰۴، ۲۹۰۷، ۲۹۱۰، ۲۹۱۳، ۲۹۱۶، ۲۹۱۹، ۲۹۲۲، ۲۹۲۵، ۲۹۲۸، ۲۹۳۱، ۲۹۳۴، ۲۹۳۷، ۲۹۴۰، ۲۹۴۳، ۲۹۴۶، ۲۹۴۹، ۲۹۵۲، ۲۹۵۵، ۲۹۵۸، ۲۹۶۱، ۲۹۶۴، ۲۹۶۷، ۲۹۷۰، ۲۹۷۳، ۲۹۷۶، ۲۹۷۹، ۲۹۸۲، ۲۹۸۵، ۲۹۸۸، ۲۹۹۱، ۲۹۹۴، ۲۹۹۷، ۳۰۰۰، ۳۰۰۳، ۳۰۰۶، ۳۰۰۹، ۳۰۱۲، ۳۰۱۵، ۳۰۱۸، ۳۰۲۱، ۳۰۲۴، ۳۰۲۷، ۳۰۳۰، ۳۰۳۳، ۳۰۳۶، ۳۰۳۹، ۳۰۴۲، ۳۰۴۵، ۳۰۴۸، ۳۰۵۱، ۳۰۵۴، ۳۰۵۷، ۳۰۶۰، ۳۰۶۳، ۳۰۶۶، ۳۰۶۹، ۳۰۷۲، ۳۰۷۵، ۳۰۷۸، ۳۰۸۱، ۳۰۸۴، ۳۰۸۷، ۳۰۹۰، ۳۰۹۳، ۳۰۹۶، ۳۰۹۹، ۳۱۰۲، ۳۱۰۵، ۳۱۰۸، ۳۱۱۱، ۳۱۱۴، ۳۱۱۷، ۳۱۲۰، ۳۱۲۳، ۳۱۲۶، ۳۱۲۹، ۳۱۳۲، ۳۱۳۵، ۳۱۳۸، ۳۱۴۱، ۳۱۴۴، ۳۱۴۷، ۳۱۵۰، ۳۱۵۳، ۳۱۵۶، ۳۱۵۹، ۳۱۶۲، ۳۱۶۵، ۳۱۶۸، ۳۱۷۱، ۳۱۷۴، ۳۱۷۷، ۳۱۸۰، ۳۱۸۳، ۳۱۸۶، ۳۱۸۹، ۳۱۹۲، ۳۱۹۵، ۳۱۹۸، ۳۲۰۱، ۳۲۰۴، ۳۲۰۷، ۳۲۱۰، ۳۲۱۳، ۳۲۱۶، ۳۲۱۹، ۳۲۲۲، ۳۲۲۵، ۳۲۲۸، ۳۲۳۱، ۳۲۳۴، ۳۲۳۷، ۳۲۴۰، ۳۲۴۳، ۳۲۴۶، ۳۲۴۹، ۳۲۵۲، ۳۲۵۵، ۳۲۵۸، ۳۲۶۱، ۳۲۶۴، ۳۲۶۷، ۳۲۷۰، ۳۲۷۳، ۳۲۷۶، ۳۲۷۹، ۳۲۸۲، ۳۲۸۵، ۳۲۸۸، ۳۲۹۱، ۳۲۹۴، ۳۲۹۷، ۳۳۰۰، ۳۳۰۳، ۳۳۰۶، ۳۳۰۹، ۳۳۱۲، ۳۳۱۵، ۳۳۱۸، ۳۳۲۱، ۳۳۲۴، ۳۳۲۷، ۳۳۳۰، ۳۳۳۳، ۳۳۳۶، ۳۳۳۹، ۳۳۴۲، ۳۳۴۵، ۳۳۴۸، ۳۳۵۱، ۳۳۵۴، ۳۳۵۷، ۳۳۶۰، ۳۳۶۳، ۳۳۶۶، ۳۳۶۹، ۳۳۷۲، ۳۳۷۵، ۳۳۷۸، ۳۳۸۱، ۳۳۸۴، ۳۳۸۷، ۳۳۹۰، ۳۳۹۳، ۳۳۹۶، ۳۳۹۹، ۳۴۰۲، ۳۴۰۵، ۳۴۰۸، ۳۴۱۱، ۳۴۱۴، ۳۴۱۷، ۳۴۲۰، ۳۴۲۳، ۳۴۲۶، ۳۴۲۹، ۳۴۳۲، ۳۴۳۵، ۳۴۳۸، ۳۴۴۱، ۳۴۴۴، ۳۴۴۷، ۳۴۵۰، ۳۴۵۳، ۳۴۵۶، ۳۴۵۹، ۳۴۶۲، ۳۴۶۵، ۳۴۶۸، ۳۴۷۱، ۳۴۷۴، ۳۴۷۷، ۳۴۸۰، ۳۴۸۳، ۳۴۸۶، ۳۴۸۹، ۳۴۹۲، ۳۴۹۵، ۳۴۹۸، ۳۵۰۱، ۳۵۰۴، ۳۵۰۷، ۳۵۱۰، ۳۵۱۳، ۳۵۱۶، ۳۵۱۹، ۳۵۲۲، ۳۵۲۵، ۳۵۲۸، ۳۵۳۱، ۳۵۳۴، ۳۵۳۷، ۳۵۴۰، ۳۵۴۳، ۳۵۴۶، ۳۵۴۹، ۳۵۵۲، ۳۵۵۵، ۳۵۵۸، ۳۵۶۱، ۳۵۶۴، ۳۵۶۷، ۳۵۷۰، ۳۵۷۳، ۳۵۷۶، ۳۵۷۹، ۳۵۸۲، ۳۵۸۵، ۳۵۸۸، ۳۵۹۱، ۳۵۹۴، ۳۵۹۷، ۳۶۰۰، ۳۶۰۳، ۳۶۰۶، ۳۶۰۹، ۳۶۱۲، ۳۶۱۵، ۳۶۱۸، ۳۶۲۱، ۳۶۲۴، ۳۶۲۷، ۳۶۳۰، ۳۶۳۳، ۳۶۳۶، ۳۶۳۹، ۳۶۴۲، ۳۶۴۵، ۳۶۴۸، ۳۶۵۱، ۳۶۵۴، ۳۶۵۷، ۳۶۶۰، ۳۶۶۳، ۳۶۶۶، ۳۶۶۹، ۳۶۷۲، ۳۶۷۵، ۳۶۷۸، ۳۶۸۱، ۳۶۸۴، ۳۶۸۷، ۳۶۹۰، ۳۶۹۳، ۳۶۹۶، ۳۶۹۹، ۳۷۰۲، ۳۷۰۵، ۳۷۰۸، ۳۷۱۱، ۳۷۱۴، ۳۷۱۷، ۳۷۲۰، ۳۷۲۳، ۳۷۲۶، ۳۷۲۹، ۳۷۳۲، ۳۷۳۵، ۳۷۳۸، ۳۷۴۱، ۳۷۴۴، ۳۷۴۷، ۳۷۵۰، ۳۷۵۳، ۳۷۵۶، ۳۷۵۹، ۳۷۶۲، ۳۷۶۵، ۳۷۶۸، ۳۷۷۱، ۳۷۷۴، ۳۷۷۷، ۳۷۸۰، ۳۷۸۳، ۳۷۸۶، ۳۷۸۹، ۳۷۹۲، ۳۷۹۵، ۳۷۹۸، ۳۸۰۱، ۳۸۰۴، ۳۸۰۷، ۳۸۱۰، ۳۸۱۳، ۳۸۱۶، ۳۸۱۹، ۳۸۲۲، ۳۸۲۵، ۳۸۲۸، ۳۸۳۱، ۳۸۳۴، ۳۸۳۷، ۳۸۴۰، ۳۸۴۳، ۳۸۴۶، ۳۸۴۹، ۳۸۵۲، ۳۸۵۵، ۳۸۵۸، ۳۸۶۱، ۳۸۶۴، ۳۸۶۷، ۳۸۷۰، ۳۸۷۳، ۳۸۷۶، ۳۸۷۹، ۳۸۸۲، ۳۸۸۵، ۳۸۸۸، ۳۸۹۱، ۳۸۹۴، ۳۸۹۷، ۳۹۰۰، ۳۹۰۳، ۳۹۰۶، ۳۹۰۹، ۳۹۱۲، ۳۹۱۵، ۳۹۱۸، ۳۹۲۱، ۳۹۲۴، ۳۹۲۷، ۳۹۳۰، ۳۹۳۳، ۳۹۳۶، ۳۹۳۹، ۳۹۴۲، ۳۹۴۵، ۳۹۴۸، ۳۹۵۱، ۳۹۵۴، ۳۹۵۷، ۳۹۶۰، ۳۹۶۳، ۳۹۶۶، ۳۹۶۹، ۳۹۷۲، ۳۹۷۵، ۳۹۷۸، ۳۹۸۱، ۳۹۸۴، ۳۹۸۷، ۳۹۹۰، ۳۹۹۳، ۳۹۹۶، ۴۰۰۰، ۴۰۰۳، ۴۰۰۶، ۴۰۰۹، ۴۰۱۲، ۴۰۱۵، ۴۰۱۸، ۴۰۲۱، ۴۰۲۴، ۴۰۲۷، ۴۰۳۰، ۴۰۳۳، ۴۰۳۶، ۴۰۳۹، ۴۰۴۲، ۴۰۴۵، ۴۰۴۸، ۴۰۵۱، ۴۰۵۴، ۴۰۵۷، ۴۰۶۰، ۴۰۶۳، ۴۰۶۶، ۴۰۶۹، ۴۰۷۲، ۴۰۷۵، ۴۰۷۸، ۴۰۸۱، ۴۰۸۴، ۴۰۸۷، ۴۰۹۰، ۴۰۹۳، ۴۰۹۶، ۴۰۹۹، ۴۱۰۲، ۴۱۰۵، ۴۱۰۸، ۴۱۱۱، ۴۱۱۴، ۴۱۱۷، ۴۱۲۰، ۴۱۲۳، ۴۱۲۶، ۴۱۲۹، ۴۱۳۲، ۴۱۳۵، ۴۱۳۸، ۴۱۴۱، ۴۱۴۴، ۴۱۴۷، ۴۱۵۰، ۴۱۵۳، ۴۱۵۶، ۴۱۵۹، ۴۱۶۲، ۴۱۶۵، ۴۱۶۸، ۴۱۷۱، ۴۱۷۴، ۴۱۷۷، ۴۱۸۰، ۴۱۸۳، ۴۱۸۶، ۴۱۸۹، ۴۱۹۲، ۴۱۹۵، ۴۱۹۸، ۴۲۰۱، ۴۲۰۴، ۴۲۰۷، ۴۲۱۰، ۴۲۱۳، ۴۲۱۶، ۴۲۱۹، ۴۲۲۲، ۴۲۲۵، ۴۲۲۸، ۴۲۳۱، ۴۲۳۴، ۴۲۳۷، ۴۲۴۰، ۴۲۴۳، ۴۲۴۶، ۴۲۴۹، ۴۲۵۲، ۴۲۵۵، ۴۲۵۸، ۴۲۶۱، ۴۲۶۴، ۴۲۶۷، ۴۲۷۰، ۴۲۷۳، ۴۲۷۶، ۴۲۷۹، ۴۲۸۲، ۴۲۸۵، ۴۲۸۸، ۴۲۹۱، ۴۲۹۴، ۴۲۹۷، ۴۳۰۰، ۴۳۰۳، ۴۳۰۶، ۴۳۰۹، ۴۳۱۲، ۴۳۱۵، ۴۳۱۸، ۴۳۲۱، ۴۳۲۴، ۴۳۲۷، ۴۳۳۰، ۴۳۳۳، ۴۳۳۶، ۴۳۳۹، ۴۳۴۲، ۴۳۴۵، ۴۳۴۸، ۴۳۵۱، ۴۳۵۴، ۴۳۵۷، ۴۳۶۰، ۴۳۶۳، ۴۳۶۶، ۴۳۶۹، ۴۳۷۲، ۴۳۷۵، ۴۳۷۸، ۴۳۸۱، ۴۳۸۴، ۴۳۸۷، ۴۳۹۰، ۴۳۹۳، ۴۳۹۶، ۴۳۹۹، ۴۴۰۲، ۴۴۰۵، ۴۴۰۸، ۴۴۱۱، ۴۴۱۴، ۴۴۱۷، ۴۴۲۰، ۴۴۲۳، ۴۴۲۶، ۴۴۲۹، ۴۴۳۲، ۴۴۳۵، ۴۴۳۸، ۴۴۴۱، ۴۴۴۴، ۴۴۴۷، ۴۴۵۰، ۴۴۵۳، ۴۴۵۶، ۴۴۵۹، ۴۴۶۲، ۴۴۶۵، ۴۴۶۸، ۴۴۷۱، ۴۴۷۴، ۴۴۷۷، ۴۴۸۰، ۴۴۸۳، ۴۴۸۶، ۴۴۸۹، ۴۴۹۲، ۴۴۹۵، ۴۴۹۸، ۴۵۰۱، ۴۵۰۴، ۴۵۰۷، ۴۵۱۰، ۴۵۱۳، ۴۵۱۶، ۴۵۱۹، ۴۵۲۲، ۴۵۲۵، ۴۵۲

ایام اسی ترتیب اور اسی تعداد میں آتے ہیں جتنے اور جیسے ۳۰ سال پیشتر آئے تھے یا ۳۰ سال بعد آئیں گے۔ گویا ۳۰ سال بعد یہ تقویم اپنے آپ کو ہمراہ شروع کر دیتی ہے۔ مثلاً دورِ صغیر کے ۱۷ ویں سال میں رمضان اگر ۲۹ دن کا آیا ہے تو ۱۵ھ، ۱۶ھ، ۱۷ھ، ۱۸ھ، ۱۹ھ، ۲۰ھ، ۲۱ھ، ۲۲ھ، ۲۳ھ، ۲۴ھ، ۲۵ھ، ۲۶ھ، ۲۷ھ، ۲۸ھ، ۲۹ھ، ۳۰ھ کا ہی آئے گا۔ اسی طرح اگر پانچویں سال رجب ۳۰ دن کا تھا تو ہر ۳۰ سال بعد مثلاً ۱۵ھ، ۲۱ھ وغیرہ کو رجب کا مہینہ ۳۰ دن کا ہوگا۔

دورِ صغیر یا ۲۱۰ سال کا ایک دورِ کبیر ہوتا ہے۔ اس کی تقسیم کا فائدہ یہ ہے کہ اس میں مہینہ کی تاریخوں کے علاوہ ہفتہ کے ایام بھی پہلے ہی جیسے آ جاتے ہیں۔ مثلاً اگر یکم محرم الحرام ۱ھ کو جمعہ کا دن تھا اور یہ مہینہ ۳۰ دن کا تھا تو یکم محرم الحرام ۲۱۱ھ یا ۲۳۱ھ یا ۲۵۱ھ کو بھی جمعہ کا دن اور یہ مہینہ ۳۰ دن کا ہوگا۔

اسی طرح اگر ۱۵ رمضان ۲۲۵ھ کو بدھ کا دن اور یہ مہینہ ۲۹ دن کا ہے تو ہر ۲۱۰ سال بعد یعنی ۱۵ رمضان ۲۵۵ھ، ۲۸۵ھ، ۳۱۵ھ کو بدھ کا دن ہوگا اور یہ ماہ ۲۹ دن کا ہوگا۔

ان تصریحات کے بعد اب ہم کسی متعین ہجری تاریخ کا دن معلوم کرنے کے نکات پیش کرتے ہیں:-

- ۱۔ ہجری تقویم میں ہفتہ کا پہلا دن جمعہ اور آخری دن جمعرات ہوتا ہے۔ اگر مجموعہ ایام کو ۷ پر تقسیم کرنے سے ایک بچتا ہے تو جمعہ، ۲ بچیں ہفتہ، علیٰ ہذا القیاس اگر ۳ بچے تو جمعرات ہوتا ہے۔
- ۲۔ ہر دورِ کبیر کے لیے صفر کا ہندسہ لیا جائے گا کیونکہ اس میں ۱۰۶۳۱ مکمل ہفتے ہوتے ہیں اور باقی صفر بچتا ہے۔
- ۳۔ ہر دورِ صغیر کے لیے ۵ کا ہندسہ لیا جائے گا کیونکہ دورِ صغیر میں ۱۰۶۳۱ دن ہوتے ہیں ۷ پر تقسیم کرنے سے ۱۵۱۸ ہفتے بنتے ہیں اور ۵ دن بچ جاتے ہیں۔
- ۴۔ ہر عام سال کے لیے ۴ دن اور لیپ والے سال کے لیے ۵ دن شمار ہوں گے۔ کیونکہ قمری سال کے ۵۰ ہفتے اور ۵ یا ۶ دن ہوتے ہیں۔ لیپ کے سال یہ ہیں:-

۲، ۵، ۷، ۱۰، ۱۳، ۱۶، ۱۸، ۲۱، ۲۴، ۲۷، ۲۹

- ۵۔ دن معلوم کرنے کے سلسلے میں روان سال کے مہینوں کے دن اسی ترتیب سے لیے

جاتے ہیں، جیسے تقویم تقابلی میں درج ہیں۔ محرم کے لیے ۳۰ دنوں میں سے ۲ کا بندہ

صفر کے لیے ۱، ربیع الاول کے لیے ۲ علیٰ ہذا النقیس۔

اس طریقہ سے دن معلوم کرنے کو ہم اصولی طریق کا نام دیں گے۔

۱۔ **اصولی طریق**۔ اب ہم چند مثالوں سے اس طریق کار کی وضاحت کریں گے۔

مثال ۱:- یکم جمادی الاولیٰ ۱۴۳۵ھ کو کون سا دن تھا؟

حل:- (۱) ۶۳۰ = تین دورِ کبیرہ (۳ × ۲۱۰) سال کے لیے = ۰ دن

(ii) ۶۰ = دو دورِ صغیرہ (۲ × ۳۰) " " " " ۲ × ۵ = ۱۰ دن = ۳ دن

(iii) ۱۰ = ۲ × ۵ = ۱۰ دن = ۲ دن = ۲ + ۲ = ۴ دن

(۱۰، ۵، ۲)

۲ دن = ۴ دن = ۲ دن

(iv) یکم جمادی الاولیٰ تک

محرم، صفر، ربیع الاول، ربیع الثانی، جمادی الاولیٰ = دن =

کل دنوں کا مجموعہ = (i + ii + iii + iv) = ۰ + ۲ + ۳ + ۰ = ۵ دن

جمعہ کے دن سے شروع کیجیے۔ جواب = منگل

مثال ۲:- ۱۵ رمضان ۱۲۴۴ھ کو کون سا دن ہوگا؟

حل:- (i) ۱۰۵۰ = (۵ × ۲۱۰) سال کے لیے = ۰

(ii) ۱۸۰ = (۶ × ۳۰) " " " " ۶ × ۵ = ۳۰ دن = ۲ دن

(iii) ۱۲ سال کے لیے = (۱۲ × ۶) + ۶ سال لیپ کے = ۸۰ = ۰

(iv) ۱۵ رمضان تک

محرم، صفر، ربیع الاول، ربیع الثانی

۶ = ۱۳ =

جمادی الاولیٰ، جمادی الآخرہ، جب، شعبان، رمضان

۱۵ یا ۱۱

کل دن = ۲ + ۲ = ۸ دن یا ایک دن = مطلوبہ تاریخ کو جمع ہوگا۔

مثال ۳ :- ۲۳ جمادی الآخرہ ۱۲۹۸ھ کو کون سا دن ہوگا؟

حل :- (i) $(۲۶۰) = (۶ \times ۲۱۰)$ سال کے لیے = ۰ دن

(ii) $(۱۲۰) = (۴ \times ۳۰)$ " " $۴ \times ۵ = ۲۰ = ۶$ دن

(iii) $\frac{۱۷}{۱۳۹۷}$ سال کے لیے $۱۷ \times ۴ = ۶۸ = ۶ + ۶۲$ دن لیپ کے

$۴۴ = ۴$ دن

(iv) رواں سال ۲۳ جمادی الآخرہ تک
محرم، صفر، ربیع الاول، ربیع الثانی
جمادی الاولیٰ، جمادی الآخرہ
۲ ۲۳ ۲

کل دن $۶ = ۱۳ = ۳ + ۳ + ۶$

جمعہ کے دن سے شمار کرنے سے مطلوبہ دن بدھ ہوگا۔

۲۔ ہجری تقویم میں دن معلوم کرنے کا شاہداتی طریق

کسی تقویم تاریخی کا بغور مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ ہر آٹھ سال بعد کسی مخصوص تاریخ کو وہی دن آجاتا ہے۔ جو ۸ سال پہلے تھا۔ مثلاً اگر ۸ ربیع ۱۲۳۱ھ کو منگل ہے تو ۸ ربیع ۱۲۳۹ھ کو بھی منگل ہی ہوگا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ۸ سالوں کے دن ۳۵۴ دن فی سال کے حساب سے ۲۸۳۲ دن بنتے ہیں اور درمیان میں ۲، ۴، ۵، ۷، ۹، ۱۱، ۱۳، ۱۵، ۱۷، ۱۹، ۲۱، ۲۳، ۲۵، ۲۷، ۲۹، ۳۱، ۳۳، ۳۵، ۳۷، ۳۹، ۴۱، ۴۳، ۴۵، ۴۷، ۴۹، ۵۱، ۵۳، ۵۵، ۵۷، ۵۹، ۶۱، ۶۳، ۶۵، ۶۷، ۶۹، ۷۱، ۷۳، ۷۵، ۷۷، ۷۹، ۸۱، ۸۳، ۸۵، ۸۷، ۸۹، ۹۱، ۹۳، ۹۵، ۹۷، ۹۹، ۱۰۱، ۱۰۳، ۱۰۵، ۱۰۷، ۱۰۹، ۱۱۱، ۱۱۳، ۱۱۵، ۱۱۷، ۱۱۹، ۱۲۱، ۱۲۳، ۱۲۵، ۱۲۷، ۱۲۹، ۱۳۱، ۱۳۳، ۱۳۵، ۱۳۷، ۱۳۹، ۱۴۱، ۱۴۳، ۱۴۵، ۱۴۷، ۱۴۹، ۱۵۱، ۱۵۳، ۱۵۵، ۱۵۷، ۱۵۹، ۱۶۱، ۱۶۳، ۱۶۵، ۱۶۷، ۱۶۹، ۱۷۱، ۱۷۳، ۱۷۵، ۱۷۷، ۱۷۹، ۱۸۱، ۱۸۳، ۱۸۵، ۱۸۷، ۱۸۹، ۱۹۱، ۱۹۳، ۱۹۵، ۱۹۷، ۱۹۹، ۲۰۱، ۲۰۳، ۲۰۵، ۲۰۷، ۲۰۹، ۲۱۱، ۲۱۳، ۲۱۵، ۲۱۷، ۲۱۹، ۲۲۱، ۲۲۳، ۲۲۵، ۲۲۷، ۲۲۹، ۲۳۱، ۲۳۳، ۲۳۵، ۲۳۷، ۲۳۹، ۲۴۱، ۲۴۳، ۲۴۵، ۲۴۷، ۲۴۹، ۲۵۱، ۲۵۳، ۲۵۵، ۲۵۷، ۲۵۹، ۲۶۱، ۲۶۳، ۲۶۵، ۲۶۷، ۲۶۹، ۲۷۱، ۲۷۳، ۲۷۵، ۲۷۷، ۲۷۹، ۲۸۱، ۲۸۳، ۲۸۵، ۲۸۷، ۲۸۹، ۲۹۱، ۲۹۳، ۲۹۵، ۲۹۷، ۲۹۹، ۳۰۱، ۳۰۳، ۳۰۵، ۳۰۷، ۳۰۹، ۳۱۱، ۳۱۳، ۳۱۵، ۳۱۷، ۳۱۹، ۳۲۱، ۳۲۳، ۳۲۵، ۳۲۷، ۳۲۹، ۳۳۱، ۳۳۳، ۳۳۵، ۳۳۷، ۳۳۹، ۳۴۱، ۳۴۳، ۳۴۵، ۳۴۷، ۳۴۹، ۳۵۱، ۳۵۳، ۳۵۵، ۳۵۷، ۳۵۹، ۳۶۱، ۳۶۳، ۳۶۵، ۳۶۷، ۳۶۹، ۳۷۱، ۳۷۳، ۳۷۵، ۳۷۷، ۳۷۹، ۳۸۱، ۳۸۳، ۳۸۵، ۳۸۷، ۳۸۹، ۳۹۱، ۳۹۳، ۳۹۵، ۳۹۷، ۳۹۹، ۴۰۱، ۴۰۳، ۴۰۵، ۴۰۷، ۴۰۹، ۴۱۱، ۴۱۳، ۴۱۵، ۴۱۷، ۴۱۹، ۴۲۱، ۴۲۳، ۴۲۵، ۴۲۷، ۴۲۹، ۴۳۱، ۴۳۳، ۴۳۵، ۴۳۷، ۴۳۹، ۴۴۱، ۴۴۳، ۴۴۵، ۴۴۷، ۴۴۹، ۴۵۱، ۴۵۳، ۴۵۵، ۴۵۷، ۴۵۹، ۴۶۱، ۴۶۳، ۴۶۵، ۴۶۷، ۴۶۹، ۴۷۱، ۴۷۳، ۴۷۵، ۴۷۷، ۴۷۹، ۴۸۱، ۴۸۳، ۴۸۵، ۴۸۷، ۴۸۹، ۴۹۱، ۴۹۳، ۴۹۵، ۴۹۷، ۴۹۹، ۵۰۱، ۵۰۳، ۵۰۵، ۵۰۷، ۵۰۹، ۵۱۱، ۵۱۳، ۵۱۵، ۵۱۷، ۵۱۹، ۵۲۱، ۵۲۳، ۵۲۵، ۵۲۷، ۵۲۹، ۵۳۱، ۵۳۳، ۵۳۵، ۵۳۷، ۵۳۹، ۵۴۱، ۵۴۳، ۵۴۵، ۵۴۷، ۵۴۹، ۵۵۱، ۵۵۳، ۵۵۵، ۵۵۷، ۵۵۹، ۵۶۱، ۵۶۳، ۵۶۵، ۵۶۷، ۵۶۹، ۵۷۱، ۵۷۳، ۵۷۵، ۵۷۷، ۵۷۹، ۵۸۱، ۵۸۳، ۵۸۵، ۵۸۷، ۵۸۹، ۵۹۱، ۵۹۳، ۵۹۵، ۵۹۷، ۵۹۹، ۶۰۱، ۶۰۳، ۶۰۵، ۶۰۷، ۶۰۹، ۶۱۱، ۶۱۳، ۶۱۵، ۶۱۷، ۶۱۹، ۶۲۱، ۶۲۳، ۶۲۵، ۶۲۷، ۶۲۹، ۶۳۱، ۶۳۳، ۶۳۵، ۶۳۷، ۶۳۹، ۶۴۱، ۶۴۳، ۶۴۵، ۶۴۷، ۶۴۹، ۶۵۱، ۶۵۳، ۶۵۵، ۶۵۷، ۶۵۹، ۶۶۱، ۶۶۳، ۶۶۵، ۶۶۷، ۶۶۹، ۶۷۱، ۶۷۳، ۶۷۵، ۶۷۷، ۶۷۹، ۶۸۱، ۶۸۳، ۶۸۵، ۶۸۷، ۶۸۹، ۶۹۱، ۶۹۳، ۶۹۵، ۶۹۷، ۶۹۹، ۷۰۱، ۷۰۳، ۷۰۵، ۷۰۷، ۷۰۹، ۷۱۱، ۷۱۳، ۷۱۵، ۷۱۷، ۷۱۹، ۷۲۱، ۷۲۳، ۷۲۵، ۷۲۷، ۷۲۹، ۷۳۱، ۷۳۳، ۷۳۵، ۷۳۷، ۷۳۹، ۷۴۱، ۷۴۳، ۷۴۵، ۷۴۷، ۷۴۹، ۷۵۱، ۷۵۳، ۷۵۵، ۷۵۷، ۷۵۹، ۷۶۱، ۷۶۳، ۷۶۵، ۷۶۷، ۷۶۹، ۷۷۱، ۷۷۳، ۷۷۵، ۷۷۷، ۷۷۹، ۷۸۱، ۷۸۳، ۷۸۵، ۷۸۷، ۷۸۹، ۷۹۱، ۷۹۳، ۷۹۵، ۷۹۷، ۷۹۹، ۸۰۱، ۸۰۳، ۸۰۵، ۸۰۷، ۸۰۹، ۸۱۱، ۸۱۳، ۸۱۵، ۸۱۷، ۸۱۹، ۸۲۱، ۸۲۳، ۸۲۵، ۸۲۷، ۸۲۹، ۸۳۱، ۸۳۳، ۸۳۵، ۸۳۷، ۸۳۹، ۸۴۱، ۸۴۳، ۸۴۵، ۸۴۷، ۸۴۹، ۸۵۱، ۸۵۳، ۸۵۵، ۸۵۷، ۸۵۹، ۸۶۱، ۸۶۳، ۸۶۵، ۸۶۷، ۸۶۹، ۸۷۱، ۸۷۳، ۸۷۵، ۸۷۷، ۸۷۹، ۸۸۱، ۸۸۳، ۸۸۵، ۸۸۷، ۸۸۹، ۸۹۱، ۸۹۳، ۸۹۵، ۸۹۷، ۸۹۹، ۹۰۱، ۹۰۳، ۹۰۵، ۹۰۷، ۹۰۹، ۹۱۱، ۹۱۳، ۹۱۵، ۹۱۷، ۹۱۹، ۹۲۱، ۹۲۳، ۹۲۵، ۹۲۷، ۹۲۹، ۹۳۱، ۹۳۳، ۹۳۵، ۹۳۷، ۹۳۹، ۹۴۱، ۹۴۳، ۹۴۵، ۹۴۷، ۹۴۹، ۹۵۱، ۹۵۳، ۹۵۵، ۹۵۷، ۹۵۹، ۹۶۱، ۹۶۳، ۹۶۵، ۹۶۷، ۹۶۹، ۹۷۱، ۹۷۳، ۹۷۵، ۹۷۷، ۹۷۹، ۹۸۱، ۹۸۳، ۹۸۵، ۹۸۷، ۹۸۹، ۹۹۱، ۹۹۳، ۹۹۵، ۹۹۷، ۹۹۹، ۱۰۰۱، ۱۰۰۳، ۱۰۰۵، ۱۰۰۷، ۱۰۰۹، ۱۰۱۱، ۱۰۱۳، ۱۰۱۵، ۱۰۱۷، ۱۰۱۹، ۱۰۲۱، ۱۰۲۳، ۱۰۲۵، ۱۰۲۷، ۱۰۲۹، ۱۰۳۱، ۱۰۳۳، ۱۰۳۵، ۱۰۳۷، ۱۰۳۹، ۱۰۴۱، ۱۰۴۳، ۱۰۴۵، ۱۰۴۷، ۱۰۴۹، ۱۰۵۱، ۱۰۵۳، ۱۰۵۵، ۱۰۵۷، ۱۰۵۹، ۱۰۶۱، ۱۰۶۳، ۱۰۶۵، ۱۰۶۷، ۱۰۶۹، ۱۰۷۱، ۱۰۷۳، ۱۰۷۵، ۱۰۷۷، ۱۰۷۹، ۱۰۸۱، ۱۰۸۳، ۱۰۸۵، ۱۰۸۷، ۱۰۸۹، ۱۰۹۱، ۱۰۹۳، ۱۰۹۵، ۱۰۹۷، ۱۰۹۹، ۱۱۰۱، ۱۱۰۳، ۱۱۰۵، ۱۱۰۷، ۱۱۰۹، ۱۱۱۱، ۱۱۱۳، ۱۱۱۵، ۱۱۱۷، ۱۱۱۹، ۱۱۲۱، ۱۱۲۳، ۱۱۲۵، ۱۱۲۷، ۱۱۲۹، ۱۱۳۱، ۱۱۳۳، ۱۱۳۵، ۱۱۳۷، ۱۱۳۹، ۱۱۴۱، ۱۱۴۳، ۱۱۴۵، ۱۱۴۷، ۱۱۴۹، ۱۱۵۱، ۱۱۵۳، ۱۱۵۵، ۱۱۵۷، ۱۱۵۹، ۱۱۶۱، ۱۱۶۳، ۱۱۶۵، ۱۱۶۷، ۱۱۶۹، ۱۱۷۱، ۱۱۷۳، ۱۱۷۵، ۱۱۷۷، ۱۱۷۹، ۱۱۸۱، ۱۱۸۳، ۱۱۸۵، ۱۱۸۷، ۱۱۸۹، ۱۱۹۱، ۱۱۹۳، ۱۱۹۵، ۱۱۹۷، ۱۱۹۹، ۱۲۰۱، ۱۲۰۳، ۱۲۰۵، ۱۲۰۷، ۱۲۰۹، ۱۲۱۱، ۱۲۱۳، ۱۲۱۵، ۱۲۱۷، ۱۲۱۹، ۱۲۲۱، ۱۲۲۳، ۱۲۲۵، ۱۲۲۷، ۱۲۲۹، ۱۲۳۱، ۱۲۳۳، ۱۲۳۵، ۱۲۳۷، ۱۲۳۹، ۱۲۴۱، ۱۲۴۳، ۱۲۴۵، ۱۲۴۷، ۱۲۴۹، ۱۲۵۱، ۱۲۵۳، ۱۲۵۵، ۱۲۵۷، ۱۲۵۹، ۱۲۶۱، ۱۲۶۳، ۱۲۶۵، ۱۲۶۷، ۱۲۶۹، ۱۲۷۱، ۱۲۷۳، ۱۲۷۵، ۱۲۷۷، ۱۲۷۹، ۱۲۸۱، ۱۲۸۳، ۱۲۸۵، ۱۲۸۷، ۱۲۸۹، ۱۲۹۱، ۱۲۹۳، ۱۲۹۵، ۱۲۹۷، ۱۲۹۹، ۱۳۰۱، ۱۳۰۳، ۱۳۰۵، ۱۳۰۷، ۱۳۰۹، ۱۳۱۱، ۱۳۱۳، ۱۳۱۵، ۱۳۱۷، ۱۳۱۹، ۱۳۲۱، ۱۳۲۳، ۱۳۲۵، ۱۳۲۷، ۱۳۲۹، ۱۳۳۱، ۱۳۳۳، ۱۳۳۵، ۱۳۳۷، ۱۳۳۹، ۱۳۴۱، ۱۳۴۳، ۱۳۴۵، ۱۳۴۷، ۱۳۴۹، ۱۳۵۱، ۱۳۵۳، ۱۳۵۵، ۱۳۵۷، ۱۳۵۹، ۱۳۶۱، ۱۳۶۳، ۱۳۶۵، ۱۳۶۷، ۱۳۶۹، ۱۳۷۱، ۱۳۷۳، ۱۳۷۵، ۱۳۷۷، ۱۳۷۹، ۱۳۸۱، ۱۳۸۳، ۱۳۸۵، ۱۳۸۷، ۱۳۸۹، ۱۳۹۱، ۱۳۹۳، ۱۳۹۵، ۱۳۹۷، ۱۳۹۹، ۱۴۰۱، ۱۴۰۳، ۱۴۰۵، ۱۴۰۷، ۱۴۰۹، ۱۴۱۱، ۱۴۱۳، ۱۴۱۵، ۱۴۱۷، ۱۴۱۹، ۱۴۲۱، ۱۴۲۳، ۱۴۲۵، ۱۴۲۷، ۱۴۲۹، ۱۴۳۱، ۱۴۳۳، ۱۴۳۵، ۱۴۳۷، ۱۴۳۹، ۱۴۴۱، ۱۴۴۳، ۱۴۴۵، ۱۴۴۷، ۱۴۴۹، ۱۴۵۱، ۱۴۵۳، ۱۴۵۵، ۱۴۵۷، ۱۴۵۹، ۱۴۶۱، ۱۴۶۳، ۱۴۶۵، ۱۴۶۷، ۱۴۶۹، ۱۴۷۱، ۱۴۷۳، ۱۴۷۵، ۱۴۷۷، ۱۴۷۹، ۱۴۸۱، ۱۴۸۳، ۱۴۸۵، ۱۴۸۷، ۱۴۸۹، ۱۴۹۱، ۱۴۹۳، ۱۴۹۵، ۱۴۹۷، ۱۴۹۹، ۱۵۰۱، ۱۵۰۳، ۱۵۰۵، ۱۵۰۷، ۱۵۰۹، ۱۵۱۱، ۱۵۱۳، ۱۵۱۵، ۱۵۱۷، ۱۵۱۹، ۱۵۲۱، ۱۵۲۳، ۱۵۲۵، ۱۵۲۷، ۱۵۲۹، ۱۵۳۱، ۱۵۳۳، ۱۵۳۵، ۱۵۳۷، ۱۵۳۹، ۱۵۴۱، ۱۵۴۳، ۱۵۴۵، ۱۵۴۷، ۱۵۴۹، ۱۵۵۱، ۱۵۵۳، ۱۵۵۵، ۱۵۵۷، ۱۵۵۹، ۱۵۶۱، ۱۵۶۳، ۱۵۶۵، ۱۵۶۷، ۱۵۶۹، ۱۵۷۱، ۱۵۷۳، ۱۵۷۵، ۱۵۷۷، ۱۵۷۹، ۱۵۸۱، ۱۵۸۳، ۱۵۸۵، ۱۵۸۷، ۱۵۸۹، ۱۵۹۱، ۱۵۹۳، ۱۵۹۵، ۱۵۹۷، ۱۵۹۹، ۱۶۰۱، ۱۶۰۳، ۱۶۰۵، ۱۶۰۷، ۱۶۰۹، ۱۶۱۱، ۱۶۱۳، ۱۶۱۵، ۱۶۱۷، ۱۶۱۹، ۱۶۲۱، ۱۶۲۳، ۱۶۲۵، ۱۶۲۷، ۱۶۲۹، ۱۶۳۱، ۱۶۳۳، ۱۶۳۵، ۱۶۳۷، ۱۶۳۹، ۱۶۴۱، ۱۶۴۳، ۱۶۴۵، ۱۶۴۷، ۱۶۴۹، ۱۶۵۱، ۱۶۵۳، ۱۶۵۵، ۱۶۵۷، ۱۶۵۹، ۱۶۶۱، ۱۶۶۳، ۱۶۶۵، ۱۶۶۷، ۱۶۶۹، ۱۶۷۱، ۱۶۷۳، ۱۶۷۵، ۱۶۷۷، ۱۶۷۹، ۱۶۸۱، ۱۶۸۳، ۱۶۸۵، ۱۶۸۷، ۱۶۸۹، ۱۶۹۱، ۱۶۹۳، ۱۶۹۵، ۱۶۹۷، ۱۶۹۹، ۱۷۰۱، ۱۷۰۳، ۱۷۰۵، ۱۷۰۷، ۱۷۰۹، ۱۷۱۱، ۱۷۱۳، ۱۷۱۵، ۱۷۱۷، ۱۷۱۹، ۱۷۲۱، ۱۷۲۳، ۱۷۲۵، ۱۷۲۷، ۱۷۲۹، ۱۷۳۱، ۱۷۳۳، ۱۷۳۵، ۱۷۳۷، ۱۷۳۹، ۱۷۴۱، ۱۷۴۳، ۱۷۴۵، ۱۷۴۷، ۱۷۴۹، ۱۷۵۱، ۱۷۵۳، ۱۷۵۵، ۱۷۵۷، ۱۷۵۹، ۱۷۶۱، ۱۷۶۳، ۱۷۶۵، ۱۷۶۷، ۱۷۶۹، ۱۷۷۱، ۱۷۷۳، ۱۷۷۵، ۱۷۷۷، ۱۷۷۹، ۱۷۸۱، ۱۷۸۳، ۱۷۸۵، ۱۷۸۷، ۱۷۸۹، ۱۷۹۱، ۱۷۹۳، ۱۷۹۵، ۱۷۹۷، ۱۷۹۹، ۱۸۰۱، ۱۸۰۳، ۱۸۰۵، ۱۸۰۷، ۱۸۰۹، ۱۸۱۱، ۱۸۱۳، ۱۸۱۵، ۱۸۱۷، ۱۸۱۹، ۱۸۲۱، ۱۸۲۳، ۱۸۲۵، ۱۸۲۷، ۱۸۲۹، ۱۸۳۱، ۱۸۳۳، ۱۸۳۵، ۱۸۳۷، ۱۸۳۹، ۱۸۴۱، ۱۸۴۳، ۱۸۴۵، ۱۸۴۷، ۱۸۴۹، ۱۸۵۱، ۱۸۵۳، ۱۸۵۵، ۱۸۵۷، ۱۸۵۹، ۱۸۶۱، ۱۸۶۳، ۱۸۶۵، ۱۸۶۷، ۱۸۶۹، ۱۸۷۱، ۱۸۷۳، ۱۸۷۵، ۱۸۷۷، ۱۸۷۹، ۱۸۸۱، ۱۸۸۳، ۱۸۸۵، ۱۸۸۷، ۱۸۸۹، ۱۸۹۱، ۱۸۹۳، ۱۸۹۵، ۱۸۹۷، ۱۸۹۹، ۱۹۰۱، ۱۹۰۳، ۱۹۰۵، ۱۹۰۷، ۱۹۰۹، ۱۹۱۱، ۱۹۱۳، ۱۹۱۵، ۱۹۱۷، ۱۹۱۹، ۱۹۲۱، ۱۹۲۳، ۱۹۲۵، ۱۹۲۷، ۱۹۲۹، ۱۹۳۱، ۱۹۳۳، ۱۹۳۵، ۱۹۳۷، ۱۹۳۹، ۱۹۴۱، ۱۹۴۳، ۱۹۴۵، ۱۹۴۷، ۱۹۴۹، ۱۹۵۱، ۱۹۵۳، ۱۹۵۵، ۱۹۵۷، ۱۹۵۹، ۱۹۶۱، ۱۹۶۳، ۱۹۶۵، ۱۹۶۷، ۱۹۶۹، ۱۹۷۱، ۱۹۷۳، ۱۹۷۵، ۱۹۷۷، ۱۹۷۹، ۱۹۸۱، ۱۹۸۳، ۱۹۸۵، ۱۹۸۷، ۱۹۸۹، ۱۹۹۱، ۱۹۹۳، ۱۹۹۵، ۱۹۹۷، ۱۹۹۹، ۲۰۰۱، ۲۰۰۳، ۲۰۰۵، ۲۰۰۷، ۲۰۰۹، ۲۰۱۱، ۲۰۱۳، ۲۰۱۵، ۲۰۱۷، ۲۰۱۹، ۲۰۲۱، ۲۰۲۳، ۲۰۲۵، ۲۰۲۷، ۲۰۲۹، ۲۰۳۱، ۲۰۳۳، ۲۰۳۵، ۲۰۳۷، ۲۰۳۹، ۲۰۴۱، ۲۰۴۳، ۲۰۴۵، ۲۰۴۷، ۲۰۴۹، ۲۰۵۱، ۲۰۵۳، ۲۰۵۵، ۲۰۵۷، ۲۰۵۹، ۲۰۶۱، ۲۰۶۳، ۲۰۶۵، ۲۰۶۷، ۲۰۶۹، ۲۰۷۱، ۲۰۷۳، ۲۰۷۵، ۲۰۷۷، ۲۰۷۹، ۲۰۸۱، ۲۰۸۳، ۲۰۸۵، ۲۰۸۷، ۲۰۸۹، ۲۰۹۱، ۲۰۹۳، ۲۰۹۵، ۲۰۹۷، ۲۰۹۹، ۲۱۰۱، ۲۱۰۳، ۲۱۰۵، ۲۱۰۷، ۲۱۰۹، ۲۱۱۱، ۲۱۱۳، ۲۱۱۵، ۲۱۱۷، ۲۱۱۹، ۲۱۲۱، ۲۱۲۳، ۲۱۲۵، ۲۱۲۷، ۲۱۲۹، ۲۱۳۱، ۲۱۳۳، ۲۱۳۵، ۲۱۳۷، ۲۱۳۹، ۲۱۴۱، ۲۱۴۳، ۲۱۴۵، ۲۱۴۷، ۲۱۴۹، ۲۱۵۱، ۲۱۵۳، ۲۱۵۵، ۲۱۵۷، ۲۱۵۹، ۲۱۶۱، ۲۱۶۳، ۲۱۶۵، ۲۱۶۷، ۲۱۶۹، ۲۱۷۱، ۲۱۷۳، ۲۱۷۵، ۲۱۷۷، ۲۱۷۹، ۲۱۸۱، ۲۱۸۳، ۲۱۸۵، ۲۱۸۷، ۲۱۸۹، ۲۱۹۱، ۲۱۹۳، ۲۱۹۵، ۲۱۹۷، ۲۱۹۹، ۲۲۰۱، ۲۲۰۳، ۲۲۰۵، ۲۲۰۷، ۲۲۰۹، ۲۲۱۱، ۲۲۱۳، ۲۲۱۵، ۲۲۱۷، ۲۲۱۹، ۲۲۲۱، ۲۲۲۳، ۲۲۲۵، ۲۲۲۷، ۲۲۲۹، ۲۲۳۱، ۲۲۳۳، ۲۲۳۵، ۲۲۳۷، ۲۲۳۹، ۲۲۴۱، ۲۲۴۳، ۲۲۴۵، ۲۲۴۷، ۲۲۴۹، ۲۲۵۱، ۲۲۵۳، ۲۲۵۵، ۲۲۵۷، ۲۲۵۹، ۲۲۶۱، ۲۲۶۳، ۲۲۶۵، ۲۲۶۷، ۲۲۶۹، ۲۲۷۱، ۲۲۷۳، ۲۲۷۵، ۲۲۷۷، ۲۲۷۹، ۲۲۸۱، ۲۲۸۳، ۲۲۸۵، ۲۲۸۷، ۲۲۸۹، ۲۲۹۱، ۲۲۹۳، ۲۲۹۵، ۲۲۹۷، ۲۲۹۹، ۲۳۰۱، ۲۳۰۳، ۲۳۰۵، ۲۳۰۷، ۲۳۰۹، ۲۳۱۱، ۲۳۱۳، ۲۳۱۵، ۲۳۱۷، ۲۳۱۹، ۲۳۲۱، ۲۳۲۳، ۲۳۲۵، ۲۳۲۷، ۲۳۲۹، ۲۳۳۱، ۲۳۳۳، ۲۳۳۵، ۲۳۳۷، ۲۳۳۹، ۲۳۴۱، ۲۳۴۳، ۲۳۴۵، ۲۳۴۷، ۲۳۴۹، ۲۳۵۱، ۲۳۵۳، ۲۳۵۵، ۲۳۵۷، ۲۳۵۹، ۲۳۶۱، ۲۳۶۳، ۲۳۶۵، ۲۳۶۷، ۲۳۶۹، ۲۳۷۱، ۲۳۷۳، ۲۳۷۵، ۲۳۷۷، ۲۳۷۹، ۲۳۸۱، ۲۳۸۳، ۲۳۸۵، ۲۳۸۷، ۲۳۸۹، ۲۳۹۱، ۲۳۹۳، ۲۳۹۵، ۲۳۹۷، ۲۳۹۹، ۲۴۰۱، ۲۴۰۳، ۲۴۰۵، ۲۴۰۷، ۲۴۰۹، ۲۴۱۱، ۲۴۱۳، ۲۴۱۵، ۲۴۱۷، ۲۴۱۹، ۲۴۲۱، ۲۴۲۳، ۲۴۲۵، ۲۴۲۷، ۲۴۲۹، ۲۴۳۱، ۲۴۳۳، ۲۴۳۵، ۲۴۳۷، ۲۴۳۹، ۲۴۴۱، ۲۴۴۳، ۲۴۴۵، ۲۴۴۷، ۲۴۴۹، ۲۴۵۱، ۲۴۵۳، ۲۴۵۵، ۲۴۵۷، ۲۴۵۹، ۲۴۶۱، ۲۴۶۳، ۲۴۶۵، ۲۴۶۷، ۲۴۶۹، ۲۴۷۱، ۲۴۷۳، ۲۴۷۵، ۲۴۷۷، ۲۴۷۹، ۲۴۸۱، ۲۴۸۳، ۲۴۸۵، ۲۴۸۷، ۲۴۸۹، ۲۴۹۱، ۲۴۹۳، ۲۴۹۵، ۲۴۹۷، ۲۴۹۹، ۲۵۰۱، ۲۵۰۳،

کم کیا جائے گا۔ یہاں یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ پہلا دور کبیر ۶۴ سال کا تھا۔ شاید ہجری کے آغاز سے پہلے کے ۶۶ قمری سالوں میں اس میں شمار ہو جاتے ہیں۔
سال رواں کے باقی دنوں کی گنتی بحساب سابق طریق ہیئت ہی شمار کی جائے گی۔
گوشہ ہدائی طریق میں درج ذیل امور کا لحاظ رکھا جائے گا۔

۱۔ پہلا دور کبیر ۶۴ سال کے لیے = منفی ایک دن = ۱-

۲۔ آئندہ ہر دور کبیر کے لیے (۱۲۰ سال کے لیے) = " " " = ۱-

۳۔ بعد میں ہر دور صغیر (۸ سال) کے لیے = ۰ صفر دن

۴۔ عام سالوں کے دن بحساب ۴ دن فی سال

+ لیپ کے سال کا ۱ دن فی لیپ سال

۵۔ سال رواں کے ہمینوں اور دنوں کا حساب بحساب سابق

اب ہم پہلے دی ہوئی تینوں مثالوں کی مشاہداتی طریق سے جانچ پڑتال کرتے ہیں۔

(بقیہ حاشیہ منفرگ زشتہ)

تا آخر اس کی تفصیل یہ ہے :-

۱۸۵ھ	یکم محرم الحرام	۱۲۰ سال	۶۵ھ سے ۱۸۵ھ تک
بدھ کو ہو گا	"	"	"
۳۰۵ھ	"	۱۲۰ سال	۱۸۵ھ سے ۳۰۵ھ تک
منگل کو	"	"	"
۲۲۵ھ	"	"	۳۰۵ھ سے ۲۲۵ھ
سوموار	"	"	"
۵۲۵ھ	"	"	۲۲۵ھ سے ۵۲۵ھ
اتوار	"	"	"
۶۳۵ھ	"	"	۵۲۵ھ سے ۶۳۵ھ
ہفتہ	"	"	"
۶۸۵ھ	"	"	۶۳۵ھ سے ۶۸۵ھ
جمعہ	"	"	"
۹۰۵ھ	"	"	۶۸۵ھ سے ۹۰۵ھ
جمعرات	"	"	"
۱۰۲۵ھ	"	"	۹۰۵ھ سے ۱۰۲۵ھ
بدھ	"	"	"
۱۱۲۵ھ	"	"	۱۰۲۵ھ سے ۱۱۲۵ھ
منگل	"	"	"
۱۲۶۵ھ	"	"	۱۱۲۵ھ سے ۱۲۶۵ھ
سوموار	"	"	"
۱۳۸۵ھ	"	"	۱۲۶۵ھ سے ۱۳۸۵ھ
اتوار	"	"	"

مثال ۱:۔ یکم جمادی الاول ۱۲۴۰ھ کو کون سادن تھا؟

حل:۔ (i) پیدا دور کبیر = ۶۴ سال = ۱- دن
 (ii) اگلے ۵ دور کبیر (۱۲۰ × ۵) = ۶۰۰ سال = ۵- دن
 (iii) اگلے ۴ دور صغیر (۸ × ۴) = ۳۲ سال = ۴- صفر
 (iv) ۴ سال = $\frac{۱ + (۴ \times ۴) \text{ لیپ سال}}{۵۶۰}$ = ۱۷ یا ۳ دن

(v) محرم، صفر، ربیع، ربیع الاول، جمادی الاول = $\begin{matrix} ۱ & ۱ & ۲ & ۱ & ۲ \end{matrix}$ = ۷ یا ۶ صفر دن

چونکہ پانچواں سال بھی لیپ کا ہے لہذا ایک دن کا مزید اضافہ ہوگا۔

یعنی کل دن = ۳ + ۷ + ۱ = ۱۱ = ۴ - ۵ دن

لہذا جمعہ سے شروع کر کے مطلوبہ دن منگلوار ہوگا۔

مثال ۲:۔ ۱۵ رمضان ۱۲۴۰ھ کو کون سادن تھا؟

حل:۔ (i) پہلے = ۶۴ سال = ۱- دن
 (ii) اگلے ۹ دور کبیر (۱۲۰ × ۹) = ۱۰۸۰ سال = ۹ - یا ۲ دن
 (iii) اگلے ۱۲ دور صغیر (۸ × ۱۲) = ۹۶ سال = ۱۲ - صفر دن
 (iv) اگلے = $\frac{۲ + (۱۲ \times ۴) \text{ لیپ سال}}{۱۲۴۰}$ = ۲۶ = ۵ دن

(v) ۱۵ رمضان تک
 محرم، صفر، ربیع الاول، ربیع الآخر، جمادی الاول = $\begin{matrix} ۲ & ۱ & ۲ & ۱ & ۲ \end{matrix}$
 جمادی الآخر، رجب، شعبان، رمضان = $\begin{matrix} ۱ & ۲ & ۱ & ۱ & ۵ \end{matrix}$
 ۱۳ یا ۶ =

کل دن = ۵ + ۶ = ۱۱ = ۳ - ۸ یا ۱

لہذا مطلوبہ دن جمعہ ہوگا۔

مثال ۳ :- ۲۳ جمادی الآخرہ ۱۳۹۸ھ کو کون سا دن ہوگا۔

حل: (۱) پہلے ۶۴ سال = ۱ دن

(ii) اگلے ۱۱ دور کبیر (۱۲۰ × ۱۱) = ۱۳۲۰ سال = ۱۱ - = ۴ دن

(iii) اگلے ۸ سال = صفر دن

(iv) ۵ سال = ۲۰ + ۲ = ۲۲ = ۱ دن

(۷) ۲۳ جمادی الآخرہ تک
محرم، صفر، ربیع الاول، ربیع الآخر
جمادی الاولیٰ، جمادی الآخرہ

کل دن = ۱۱ - ۵ = ۶

جمعہ سے شروع کرنے سے مطلوبہ دن بدھ وار ہوگا۔

اب ہم یہ دیکھیں گے کہ شہادتِ طریق اور اصولی طریق آپس میں کیسے مطابق ہو جاتے ہیں اس وضاحت کے لیے درج ذیل اشارات پر غور فرمائیے۔
یکم محرم الحرام ۱۳۹۸ھ کو جمعہ تھا۔ لہذا اصولی طریق کے مطابق یکم محرم ۱۳۹۸ھ کو جمعہ ہوگا۔
اور شہادتِ طریق سے۔

پہلے ۶۴ سال کے لیے = ۱ دن

اگلے ۱۲۰ سال کے لیے = ۱ دن

اگلے ۲۴ سال (۳ دور منیر) کے لیے = صفر دن

باقی ۲ سال (۲۱۰ تک) = ۲ × ۴ = ۸ + ۱ = ۹ دن

کل ۹ دن = ۲ دن

یہ منفی اور جمع کے دن برابر ہو گئے۔ لہذا یکم محرم الحرام ۱۳۹۸ھ کو جمعہ ہی ہوگا۔ اسی طرح اصولی طریق کے مطابق یکم محرم ۱۳۹۸ھ کو جمعہ ہے تو شہادتِ طریق سے۔